تصویر کا احکام

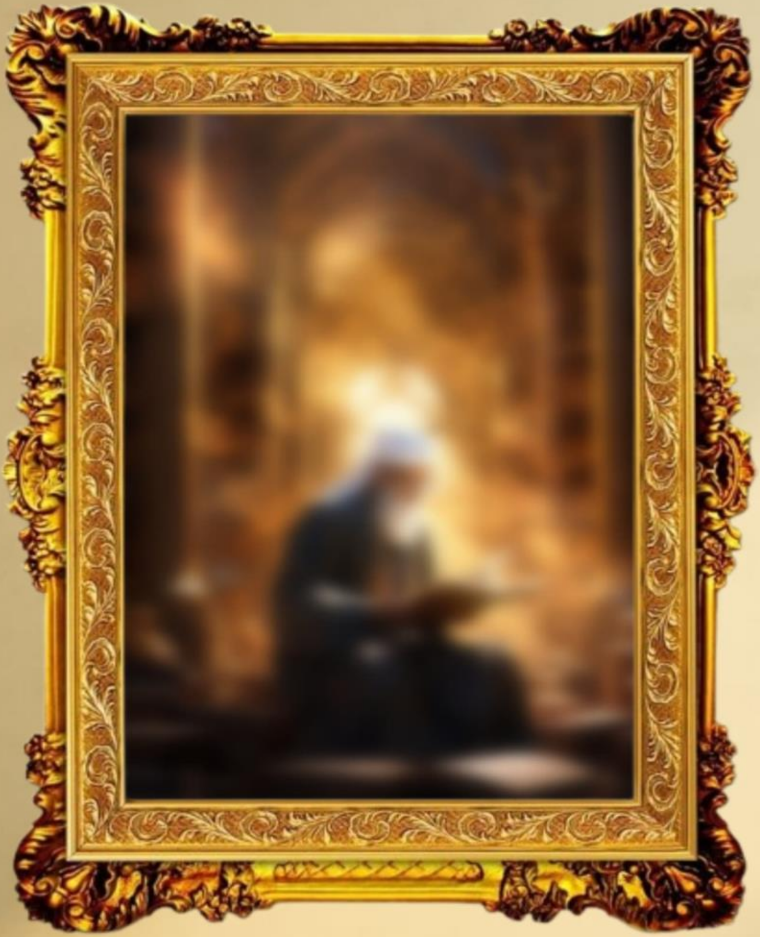

تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی
محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Visit Owaisi Books
www.faizahmedowaisi.com

گلشن بہ الفاظ مولانا آسی صاحب ۲۷ رجب المرجب

گلشن فقیر کے سابق کتاب جناب سردار علی گلشن گجرات۔ان کی نظم مذکور کی اصلاح وتزئین علامہ پروفیسر الحاج مولانا محمد حسن آسی (مدظلہ) نے فرمائی۔

شوق ہے تجھ کو اگر تصویر سازی کا عزیز
جان پر کر رحم اور انجام کی تصویر دیکھ
پڑھ حدیثوں میں اشدھم عذابا کی وعید
بے خبر کیا جرم ہے اس جرم کی تعذیر دیکھ
بہت شکن آباء ترے اور تجھ کو بت سازی کی دھن
ہائے گیا گردش ہے اپنے حال کی تغیر دیکھ
تو اسیر شاہد تہذیب مغرب ہے مگر
کس طرف لے جا رہا ہے یہ بت بے پیر دیکھ
رُخ تیرا پھرتا نہیں اب کیا ہوا سوئے حرم
ہے تیرے پاؤں میں کیسی آہنی زنجیر دیکھ
کس قدر ناراض ہیں اس فعل سے رب و رسول
قبلہ ام حضرت اُویسی کی ذرا تحریر دیکھ
گلشن اسلام پر کیا گر رہی ہیں بجلیاں
فکر کر نادان اپنی کفر کی تدبیر دیکھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ وَنُسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمْ

آج کل معاشرہ کی تباہی کا ڈھندورا حکومت سے لے کر مشائخ کرام، علماءِ عظام، جدید روشنی کے عوام تک پیٹا جارہا ہے لیکن غور سے دیکھا جائے تو معاشرہ کی خرابیوں کے سرخیل [1] یہی حضرات ہیں کون نہیں جانتا کہ سینما اور کالج و اسکول جیسے غلط ماحول میں خود اور اپنی اولاد خصوصاً نوجوان لڑکیوں کو اَوباش (آوارہ) لوگوں کے شکار کرنے کا موقعہ دینا اور پھر جنسی خواہش کو اُبھارنے والے لٹریچر پڑھنا اور پھر فوٹو تصویر، خط و کتابت کے ذریعہ گندی فضا پیدا کرنا معاشرہ کے لئے ستم قاتل ہیں لیکن خدا تعالیٰ محفوظ رکھے غلط بیانی سے سینما اور کالج و اسکول [2] کے غلط ماحول کی زینت ہیں تو حکام، امراء اور لیڈر قسم کے مشائخ اور علماء کے بچے اور بچیاں مجھے تو ان لیڈروں، پیروں اور لیڈر مولویوں پر رونا آتا ہے کہ ادھر تو وہ تقدس کے جبہ و دستار سے مزین اور محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس منبر و تلقین کی زینت لیکن ان کے صاحبزادے اور نوجوان لڑکیاں سینما اور اسکول و کالج جیسے غلط ماحول کے شیدائی۔

مجھے اس وقت صرف "فوٹو" کی خرابیوں سے متعلق گفتگو کرنی ہے کہ یہ ہمارے ملک ڈت کا میٹھا زہر ہے جیسے ہم اس کے ظاہری مٹھاس کو چوس چوس کر گندے نالے میں داخل کئے جارہے ہیں جس کی ہمیں خبر بھی نہیں۔

غور کیجئے: آج کل یہ بیماری اتنی عام ہو چکی ہے کہ جس کا روکنا محال نہیں تو خیر ممکن ضرور ہے مثلاً

لیڈر مشائخ: اپنی نمائش یا پیر بننے کی تَرْوِیج (شہرت) یا اپنی دوکان چمکانے کے لئے ناجائز مجلسوں (یہاں تک کہ بعض بیباک لیڈر پیروں اور مولویوں کو تو ننگے چہرہ والی نوجوان لڑکیوں کے جلسوں میں صدارت کرتے دیکھا جاتا ہے) میں تشریف لے جاکر فوٹو کھینچنے والے کے سامنے سینہ تان کر بیٹھے فوٹو کھچواتے ہیں جس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ کل تمام اخباروں میں فلاں حضرت صاحب کے ذکر خیر کے ساتھ فوٹو شریف بھی ہو گا جو ایک طرف تو تشہیر ہو گی دوسری طرف دوکان خوب پروان چڑھے گی اور یہ نہ سمجھا کہ اس فعل سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اس کا خدا اور وہ حضرات کو جن کے سجادہ (مصلی) کے آپ زیب و زینت ہیں کتنا سخت ناراض ہونگے۔

نیز خوشامدی مریدوں نے تصورِ شیخ کی لالچ دے کر فوٹو کھینچ لیا اور گھروں میں جاکر نحوست پھیلائی آپ خود بھی سخت گناہ میں مبتلا ہوئے اور مریدوں کا بھی بیڑا غرق کیا اور اس خرابی نے اتنا طول پکڑا ہے کہ ہندوپاک کے بعض علاقوں میں اپنے پیر و مرشد کی تصویر (فوٹو) قرآنِ پاک میں رکھی جاتی ہے قرآن مجید کھولنے کے بعد سب سے پہلے مرشد کے فوٹو کو آنکھوں سے لگایا جاتا ہے اس سعادت سے بہرہ اندوز ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ

[1] (یعنی وہ حضرات جو صرف اپنی لیڈری کو قائم رکھنے کے لئے دنیوی رواج کی رو میں بہہ جاتے ہیں خواہ وہ حکام صاحبان ہوں یا لیڈر قسم کے پیر یا مولانا صاحبان)

[2] (یہاں وہ کالج و اسکول مراد ہیں کہ جن میں اسلامی احکام کا احترام نہیں کیا جاتا)

بعض بدبخت تو یوں کرتے ہیں کہ اپنے پیر کی تصویر (فوٹو) کو دیوار میں آویزاں (لٹکایا) کرتے ہیں پھر جس وقت اس تصویر کے سامنے گزرتے ہیں تو جھک کر سلام کر کے آگے کو گزر جاتے ہیں اور پھر اس طرف پیٹھ کرنا بھی گوارا نہیں کرتے۔

انتباہ: آج کل ناشر انِ کتب نے حضور غوثِ پاک، حضور خواجہ غریب نواز، بابا فرید گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم و دیگر بزرگوں کی تصویروں (فوٹو) بنا کر اس جرم کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ بڑی تعجب تو اس ناشر پر ہے جس نے بڑھیا کے بیڑا کا نقشہ بنایا اور ایک بڑھیا عورت کے بجائے ایک نوجوان عورت کو دعا کے لئے کھڑا کر دیا اور سامنے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تسبیح دے کر بیٹھا دیا۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ) فوٹو جیسے کوئی چودھری فارغ البال بیٹھا ہے کہ جس کی اولاد کا کاروبار خوب چل رہا ہو۔

مسلمانو! یہ فوٹو ہمارے بزرگوں کے ہرگز نہیں غور سے دیکھو تو وہ لوگ (فوٹو) والے ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے کسی گاؤں کے زمیندار نیک عادت کہ جس کے کمانے والے بہت ہوں اور وہ فارغ البال ہو کر تسبیح لے کر اللہ اللہ کرنے بیٹھ جائے۔ خدارا انصاف کیجئے یہی فوٹو ان حضرات کے کس طرح ہو سکتے ہیں جبکہ ان فوٹو والوں کی داڑھیاں ایک مشت سے کم اور بعض حضرات کی دو انگلیوں سے بھی کم۔ کیا معاذ اللہ وہ حضرات شریعتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مخالف تھے جبکہ داڑھی ایک مشت سے کم رکھوانا گناہ کبیرہ ہے اگر خدانخواستہ صحیح بھی ہو تب بھی تصویر اور فوٹو سخت اور بدتر گناہ ہے خواہ وہ عوام کی ہوں یا مشائخ کی عوام کو چاہیے کہ وہ ایسے فوٹو خرید کر ضائع کریں۔

لیڈر علماء: جن میں مفتی، قاری، حفاظ سب شامل ہیں۔ یہ حضرات بھی قریب قریب اسی غلط مقصد کو لے کر فوٹو کھچوانے کے مُرتکِب (قصوروار) ہوتے ہیں خواہ وہ لیڈروں اور لیڈرنیوں کے جلسہ میں تشریف لے جا کر یا کسی نمائش تقرِیب (موقع) میں۔ مجھے تو آج کل کے ان علماء حضرات سے سخت اخلاف ہے کہ جو اسلامی جلسوں میں فوٹو گرافروں کو بلا کر مقررین کی تصویریں کھچوا کر اخبارات میں تشہیر کرتے ہیں پھر تاویل یہ کرتے ہیں کہ اس طرح سے مدرسہ اور جلسہ کی مشہوری ہوتی ہے میں کہتا ہوں ایسی مشہوری پر لعنت بھیجو جس مشہوری سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اس کا خدا ناراض اور سخت ناراض ہوتے ہیں۔ مشائخ و علماء کا فوٹو کھچوانا یا کھچوانے کی اجازت دینا یا کھینچنے والوں کو زجر و توبیخ (ملامت) نہ کرنا ایسے ہے جیسے دین کے درخت کو کلہاڑے سے کاٹ ڈالنا کیونکہ

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی [3]

موجودہ و آئندہ آنے والے مشائخ و علماء سے درد مندانہ اپیل: حضرات آپ ہی تو ہیں خدا تعالیٰ کے نائبین سادات، انبیاء کرام علیہم السلام کے وارثین، اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو بڑی ذمہ سپرد فرمائی ہے اور آپ حضرات کی شان بہت اونچی بنائی ہے لیکن یہ اس وقت جبکہ آپ شریعت کی پاسبانی کریں گے ورنہ آپ حضرات کے لئے بانسبت دوسروں کے سخت سزا مقرر ہے مجھ جیسے ناچیز سے آپ زیادہ دانا اور بینا ہیں فلہٰذا نہایت ادب اور بڑے خلوص سے نیاز مندانہ التجا ہے کہ جس طرح بن پڑے شریعت کے کسی ایک مسئلہ کو بھی ادھر اُدھر نہ ہونے دیں نہ خود کسی مسئلہ کا خلاف

---

3) جب کفر (باطل) کعبہ کی طرف رخ کر کے اُٹھ کھڑا ہو، تو پھر مسلمانوں کی مسلمانی کہاں باقی رہتی ہے؟ (ن اُویسی)

فرمائیں نہ کسی دوسرے مرید، متعلق، معتقد، دوست، حاضر باش کو خلاف شریعت کا ارتکاب کرنے دیں خصوصاً اب جو غلط رواج اور بُری رسوم (کا بیڑا غرق ہو) کی ہوا چل گئی ہے مثلاً سینما، بچوں بچیوں کو اسکول کالج میں داخل کرنا، فوٹو کشی وغیرہ آپ اس سے بچیں اور دوسرے عزیزوں کو بھی بچائیں اور فوٹو کی لعنت کو تو بالکل دنیا سے مٹادیں۔

حکام ولیڈران قوم اور نئی روشنی کے عوام: سید المرسلین، خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیشینگوئی فرمائی تھی کہ جو امراض یہود ونصاریٰ میں پیدا ہوتے تھے وہی امراض مسلمانوں میں رونما ہونگے۔ مفسرین حضرات لکھتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے ابتداء اپنی بزرگوں کی تصاویر عبادت کے خیال سے نہیں بنائی تھیں بلکہ محض ان حضرات کی تصاویر سے ان کی یاد تازہ کرنے کا مقصد تھا بعد ازاں شیطان نے مدتِ مدید کے بعد ان کے نفوس میں یہ خیال ڈالا کہ تمہارے باپ دادا ان تصویروں کو خدا سمجھ کر پوجا کرتے تھے لہٰذا تم بھی ان کی پرستش کرو تو ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت چھوڑ کر ان تصاویر کی پرستش شروع کردی۔

اب لیڈرانِ قوم کی حالت مذکورہ حدیث ہوتی چلی جارہی ہے کہ وہ اپنے بڑے لیڈروں اور دوسرے اعزہ و اقارب و احباب کے فوٹو تعظیماً دیواروں، مکانوں و دیگر اعلیٰ ضرورتوں پر آویزاں کررہے ہیں گو لوگوں کے گھروں میں یا ڈرائنگ روموں میں ابھی یہ نتیجہ نہیں نکلا لیکن آئندہ اس قسم کے مہلک نتائج کا نکلنے کا خطرہ ہے۔

خصوصیاتِ انسانی میں سے ایک حیا بھی ہے۔ حیا ایک ایسا خلق ہے جو فطرتِ انسانی کا خاصا ہے جس میں کسی ملت و مذہب کی تخصیص نہیں۔ شریعت اسلامی تو اسے ایمان کا ایک حصہ قرار دیا گیا ہے۔ فوٹو کی کثرت کے باعث آج کل بڑے بڑے شہروں کے شارعِ عام اور دوکانوں پر ایسے گندے، فحش اور بے حیائی کے عملی پروپیگنڈا کرنے والے فوٹو آویزاں ہوتے ہیں کہ اگر کسی پہلے وقت یہ ہوتے یا آج کل ہی کسی شریف رئیس کی بستی میں جاکر شارعِ عام پر رکھ دیئے جائیں تو ان کی رگ حَمِیَّت (غیرت) اس قدر جوش میں آئے کہ رکھنے والے کا جوتوں سے سر گنجا کردیں اور کہیں کہ اے بدمَعاش (حرام خور) جہاں سے ہماری بہو بیٹیاں گزرتی ہیں وہاں تم ننگی عورتوں کے فوٹو لاکر رکھتے ہو لیکن ادھر شہری بھائی ہیں کہ شوق سے دیکھتے ہیں راستوں سے گزرتے ہیں لطف اُٹھاتے ہیں بلکہ گھروں میں لے کر دیواروں پر لٹکاتے ہیں ذرا غور کیجئے کہ ان تصاویر کی شہرت اور جوان شادی شدہ یا کنوارے مردوں اور عورتوں پر ان چیزوں کا کیا اثر پڑے گا۔

علاوہ ازیں اس کے اے بے حِس مسلمان بھائیوں تم نے کبھی سوچا کہ تمہاری اس تفریح طبع سے انسان کا کتنا روپیہ برباد ہوتا ہے۔ فوٹو کے شوق میں کتنا روپیہ خرچ کرتے ہو اور پاکستانی بھوکوں کے پیٹ کو کاٹ کر غیر ممالک میں پہنچاتے ہو؟ فوٹو کی مشین کہاں سے آتی ہے، رنگ کہاں سے آتا ہے، کاغذ کہاں سے آتا ہے، شیشہ کہاں بنتا ہے جو کھٹے کی لکڑی کہاں سے آتی ہے۔ اے مردہ دل پاکستانیوں تمہیں یورپ کا اصطلاحی جنٹلمین بننے کا اس قدر شوق ہے کہ اپنے ملک کے کروڑوں بے سہاروں کی آہیں تمہیں سنائی نہیں دیتیں، اپنے تنگ دست، فاقہ مست، مصیبت زدہ بھائیوں اور ان کی اولاد کی افلاس زدہ صورتیں اور میلے کچیلے پھٹے پُرانے کپڑے بھی تمہاری روشن خیالی اور بیدار مغز (عقلمندی) میں کچھ اضافہ نہیں کرتے فلہٰذا لیڈرانِ قوم اور نئی روشنی کے عوام سے اپیل ہے

کہ اگر معاشرہ کی اصلاح مطلوب ہے تو ملک کے ہر نقصان دہ عمل سے عمل آجایئے ورنہ میدان کھلا ہے قیامت قریب ہے رسالہ ہذا کو غور سے ملاحظہ فرمایئے۔فقط

دیباچہ اشاعت دوم

یہ رسالہ تیس سال قبل لکھا تھا جب فوٹو کے قائل بہت اور مجتہد بہت کم تھے اور عامل بھی فوٹو کے کھچوانے کو بُرا سمجھتے، ملامت کرنے پر غلطی کا اظہار کرتے۔ اس طویل عرصہ کے دوران معاملہ بہت دور چلا گیا ہے کہ فوٹو کے جواز پر ٹیڈی مجتہدین کی بھرمار ہے۔ اب فوٹو کے احتراز کرنے والے کو ہزاروں ملامتیں کی جاتی ہیں۔ احادیث صحیحہ کے مَحامِل(مفاہیم) میں توڑ پھوڑ ہورہی ہے فقیر چند اضافوں کے ساتھ دوبارہ شائع کررہا ہے جو علماء مشائخ فقیر کی تائید فرماتے ہیں ان سے اپیل ہے کہ وہ اپنے حلقہ اثر میں فوٹو کے متعلق عملی تردید پر زور دیں ان شاءاللہ تعالیٰ قائلین بھی آپ کی تائید کرنے لگ جائیں گے۔

(اُویسی غفرلہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اللھم قنا عذاب جھنم بجاہ حبیبک الاکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم

مقدمہ

امابعد! فقیر ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی غفرلہ مُلْتَمِس (خواہش مند) ہے کہ ہمارے بھائی فوٹو تصویر جیسے بے لذت گناہ میں ایسے مبتلا ہیں کہ جس کی اصلاح جات ناممکن معلوم ہوتی ہے لیکن جب انہیں سمجھایا جائے تو سمجھ بھی جاتے ہیں چنانچہ جب بھی مجھے کسی دوکان یا مکان میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو تصویریں(فوٹو) کے لئے اتروانے کا عرض کہا جاتا ہے تو بعض اگرچہ ضد کرتے ہیں لیکن اکثر کہنا مان بھی جاتے ہیں چنانچہ صرف ان نصیحت پسند حضرات کے لئے چند اوراق پیش خدمت ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو اس سے زیادہ فائدہ ہو اور میرے لئے نجات چونکہ اس گناہ کے پہلے فوٹو گرافر مرتکب ہوتے ہیں فلہذا ان کے لئے جو سزائیں ہیں احادیث مبارکہ میں درجِ ذیل ہیں۔

فوٹوگرافرکوهرفوٹوکھینچنے پر علیحدہ عذاب:

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول: كل مصور في النار، يجعل له بكل صورة صورها نفسا، فتعذبه في جهنم [4]

(بخاری و مسلم)

[4])صحیح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة،161/6، الناشر: دار الطباعة العامرة،عام النشر: 1443 ھ)

فوٹو گرافر جہنم میں ہے اللہ تعالیٰ ہر تصویر (فوٹو) کے بدلے جو اس نے بنائی تھی۔ ایک مخلوق پیدا کریگا کہ وہ اسے دوزخ میں عذاب دے۔

سب سے بڑا ظالم فوٹو گرافر ہے:

قال الله عزوجل ومن أظلم ممن ذهب يخلق كخلقي فليخلقوا ذرة أو ليخلقوا حبة أو شعيرة [5] (بخاری ومسلم)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میرے بنائے ہوئے کی طرح (تصویر فوٹو) بنانے چلے۔ بھلا کوئی چیونٹی یا گیہوں یا جو کا دانہ تو بنا دے۔

دوزخ میں سب سے بڑا گناہ فوٹو گرافر کو ہوگا:

قال علیه السلام: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِندَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ [6] (بخاری ومسلم)

قیامت میں سب سے زیادہ عذاب تصویر (فوٹو) بنانے والے کو ہوگا۔

فوٹو گرافر اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کر رہے ہیں:

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الذين يصنعون هذه الصور يعذبون يوم القيامة يقال لهم أحيوا ما خلقتم [7]

بے شک فوٹو گرافر کو عذاب دیا جائے گا اور انہیں یہ کہا جائے گا یہ صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو۔

فوٹو گرافر کو ایک شرط پر عذاب سے تخفیف:

قال علیه السلام: من صور صورة فإن الله معذبه حتى ينفخ فيها الروح وليس بنافخ [8] (بخاری ومسلم)

فوٹو گرافر کو عذاب ہوگا اُس وقت تک کہ وہ اپنے بنائے ہوئے فوٹو روح میں پھونکے اور یہ اس کے بس کی بات نہیں۔

فائدہ: یعنی نہ فوٹو میں روح پھونک سکیگا اور نہ عذاب سے چھٹکارا پا سکے گا۔

قیامت میں ایک خوفناک شئے فوٹو گرافر پر:

تخرج عنق من النار يوم القيامة لها عينان تبصران وأذنان تسمعان ولسان ينطق يقول إني وكلت بثلاثة بكل جبار عنيد وبكل من دعا مع الله إلها آخر وبالمصورين [9] (ترمذی)

---

5)(صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى والله خلقكم وما تعملون إنا كل شيء خلقناه بقدر، 2748/6، حديث:7120، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)
(صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان، 1672/3، حديث:2111، دار إحياء الكتب العربية)

6)(صحيح البخاري، كتاب اللباس، باب عذاب المصورين يوم القيامة، 2220/5، حديث:5606، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)
(صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان، 1670/3، حديث:2109، دار إحياء الكتب العربية)

7)(صحيح البخاري، كتاب اللباس، باب عذاب المصورين يوم القيامة، 2220/5، حديث:5607، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

8)(صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب بيع التصاوير التي ليس فيها روح وما يكره من ذلك، 775/2، حديث:2112، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

9)(سنن الترمذي، كتاب صفة جهنم، باب ما جاء في صفة النار، 605/4، حديث:2574، دار الكتب العلمية)

قیامت میں دوزخ سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں جن سے وہ دیکھے گی اور دو کان ہوں گے جن سے وہ سنے گی اور ایک زبان ہو گی جس سے وہ بولے گی وہ کہے گی میں تین اشخاص پر مسلط ہو نگی۔ مشرک پر، سرکش اور فوٹو گرافر پر۔

فوٹو گرافر سخت عذاب میں مبتلا:

إن أشد أهل النار عذابا يوم القيامة من قتل نبيا أو قتله نبي وإمام جائر وهؤلاء المصورون[10] (احمد، طبرانی)

قیامت میں دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل کیا یا حاکم، ظالم یا فوٹو گرافر۔

فوٹو گرافروں سے نبی کریم ﷺ کی نفرت کا واقعہ:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے تشریف فرما ہوئے تھے میں نے ایک دروازے پر تصویر دار پردہ لٹکایا جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اس کے ملاحظہ فرمانے سے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا اندر تشریف نہ لائے۔ اُم المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول الله أتوب إلى الله وإلى رسوله صلى الله عليه وسلم ماذا أذنبت[11]

یا رسول اللہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: إن أصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة ويقال لهم أحيوا ما خلقتم[12]

(بخاری ومسلم)

اللہ تعالیٰ کے یہاں سخت تر عذاب روزِ قیامت ان فوٹو گرافروں پر ہے جو اللہ تعالیٰ کے بنانے کی نقل اتارتے ہیں۔

فوٹو کی ہتک کے لئے جبرئیل علیہ السلام نے کیا سنایا:

قال عليه السلام اتاني جبريل فقال لى فمر برأس التمثال الذي بالباب فليقطع فليصير كهيئة الشجرة ومر بالستر فليقطع ويجعل منه وسادتين منتبذتين يوطآن[13] (ترمذی، نسائی)

میرے پاس جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کی حضور آپ حکم دیں کہ فوٹو کا سر کاٹا جائے کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں اور تصویر والے پردے کے لئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈال کر پاؤں سے روندی جائیں۔

---

10)(المعجم الكبير للطبراني، باب العين، من اسمه عبد الله، عبد الله بن مسعود الهذلي، 216/10، الحديث10515)

(مسند الإمام أحمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه، 407/1، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

11)(صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب التجارة فيما يكره لبسه للرجال والنساء، 742/2، حديث:1999، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

12)(صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب هل يرجع إذا رأى منكرا في الدعوة، 1986/5، حديث:4886، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

(صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان، 1669/3، حديث:2107، دار إحياء الكتب العربية)

13)(سنن الترمذي، كتاب الأدب، باب ما جاء أن الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة ولا كلب، 107/5، حديث:2806، دار الكتب العلمية)

جس گھر میں فوٹو ہو وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے:

لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة[14] (بخاری، مسلم)

جبریل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

فوٹو والے گھر میں برکت ورحمت داخل نہیں ہوتی:

إنها ثلاث لن يلج ملك ما دام فيها أبدا واحد منها كلب أو جنابة أو صورة روح[15] (احمد، نسائی)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جبریل علیہ السلام نے عرض کی کوئی فرشتہ رحمت وبرکت کا اس گھر میں داخل نہیں ہو گا جب تک ان تین چیزوں میں ایک اس گھر میں ہو۔ کتا، جنب، جاندار کا فوٹو۔

جہاں فوٹو ہو وہاں نحوست:

قال عليه السلام لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة[16] (بخاری ومسلم)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا فوٹو ہو۔

فائدہ: جب فرشتے ہی نہیں آئیں گے تو لامحالہ وہاں نحوست ہی ہو گی۔

صرف فوٹو کی وجہ سے نبی کریم ﷺ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت سے واپس لوٹ گئے:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے پردے پر کچھ تصویریں بنی دیکھیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس چلے گئے میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کس سبب سے آپ واپس آ گئے۔ آپ نے فرمایا:

جاء فدخل فرأى سترا فيه تصاوير فخرج وقال إن الملائكة لا تدخل بيتا فيه تصاوير[17] (نسائی، ابن ماجه)

---

14)(صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة، 1179/3، حديث:3053، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/ 1993م)

(صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان، 1664/3، حديث:2104، دار إحياء الكتب العربية)

15)(مسند الإمام أحمد، مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند الخلفاء الراشدين، ومن مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه، 85/1، حديث:648، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/ 1993م)

16)(صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة، 1179/3، حديث:3053، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/ 1993م)

(صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان، 1664/3، حديث:2104، دار إحياء الكتب العربية)

17)(سنن النسائي، كتاب الزينة، التصاوير، 213/8، حديث:5351، مكتب المطبوعات الإسلامية، سنة النشر: 1414هـ/ 1994م)

(گھر میں) پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔

فائدہ: ہمارے علماء کرام ومشائخ عظام غور فرمائیں کہ صرف فوٹو کو دیکھ کر دعوت ترک کر رہے ہیں اور دعوت بھی کس کی جسے خود سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائیں: إِنَّ عَلِيًّا لَحْمُهُ مِنْ لَحْمِي، وَدَمُهُ مِنْ دَمِي، وَهُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى [18]

لیکن آپ حضرات ہیں کہ معمولی آدمی اگرچہ گھر سارا فوٹو سے پُر کر کے بیٹھے ہو تب بھی آپ ٹس سے مس نہیں ہوتے بلکہ ان کا فرض بنتا ہے کہ جس گھر میں فوٹو ہو اس کی دعوت رد کر دیں۔ اس کا اثر نہ صرف اس دعوت پر پڑیگا بلکہ آپ کے حلقۂ معتقدین کے علاوہ دوسرے اہل اسلام بھی اثر پذیر ہوں گے اور اس کا ثواب آپ کو ہوگا۔

حضور ﷺ جس فوٹو کو دیکھتے توڑ دیتے:

أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن يترك في بيته شيئا فيه تصاليب إلا نقضه [19] (بخاری، ابوداؤد)

اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس چیز میں فوٹو ملاحظہ فرماتے اسے بے توڑے نہ چھوڑتے۔

اسی طرح مشائخ عظام، علماءِ کرام سے عرض ہے کہ فوٹو مٹانے کی سنت زندہ کرنے میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوش کرنے کا اقدام کریں لیکن جب بیچارے وہ خود بھی اس بیماری میں مبتلا ہوں تو پھر دوسروں کو کیا روکیں گے یا رکنے کا حکم دیں گے۔

حضور اکرم ﷺ نے فوٹو مٹانے کے لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر فرمایا:

عن أبي الهياج الأسدي قال قال لي علي بن أبي طالب ألا أبعثك على ما بعثني عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم أن لا تدع تمثالا إلا طمسته ولا قبرا مشرفا إلا سويته [20] (مسلم، ترمذی)

حبان بن حصین نے کہا کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تجھے اس کام کے لئے نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے مامور فرما کر بھیجا کہ جو فوٹو دیکھو اسے مٹا دو اور جو قبر حد شرع سے زیادہ اونچی پاؤں اسے حد شرع کے برابر کر دو۔

فائدہ: مشائخ کرام و علماءِ کرام سے باادب عرض ہے کہ کیا آپ نے بھی کبھی اس عمل کے لئے کسی اپنے مخلص مرید یا مخلص شاگرد کو مامور فرمایا اگر ابھی تک عمل نہیں فرمایا تو اب سے یہ کام شروع فرما دیجئے۔

---

18)(جامع الأحاديث للسيوطي، حرف الياء، ياء النداء مع الهمزة، 90/23، حديث:25629، د حسن عباس زکی)

ترجمہ: بیشک علی کا گوشت میرے گوشت سے ہے، اور ان کا خون میرے خون سے ہے، اور وہ میرے لیے ایسے ہیں جیسے ہارون موسیٰ کے لیے تھے۔ (ن اُویسی)

19)(صحيح البخاري، كتاب اللباس، باب نقض الصور، 2220/5، حديث:5608، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414ھ/1993م)

(سنن أبي داود، كتاب اللباس، باب في الصليب في الثوب، 72/4، حديث:4151، المكتبة العصرية)

20)(صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب الأمر بتسوية القبر، 667/2، حديث:969، دار إحياء الكتب العربية)

(سنن الترمذي، كتاب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في تسوية القبور، 367/3، حديث:1049، دار الكتب العلمية)

فوٹو کے محب سے نبی ﷺ کی انتہائی بیزاری کا اظہار:

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازے میں تشریف لے گئے اور فرمایا:

أيكم ينطلق إلى المدينة فلا يدع بها وثنا إلا كسره ولا قبرا إلا سواه ولا صورة إلا لطخها[21]

تم میں کون ایسا ہے کہ مدینے شریف جاکر ہر بت کو توڑ دے اور ہر قبر کو برابر کر دے اور ہر تصویر (فوٹو کو مٹادے)۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! فرمایا تو پھر کیا دیر ہے جاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاکر واپس آئے اور عرض کیا فرمان کی تعمیل کرلی ہے اس کے بعد فرمایا:

من عاد لصنعة شيء من هذا فقد كفر بما أنزل على محمد صلى الله عليه وسلم[22] (رواہ احمد)

اب جو یہ سب چیزیں بنائے گا وہ کفر و انکار کریگا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ تحریر فرمایا ہے جس کا نام ہے ''شفاء الواله فی صور الحبیب ومزاره ونعاله'' اس میں فرمایا کہ ''مسلمان بنظر ایمان دیکھے کہ صحیح و صریح حدیثوں میں اس (یعنی فوٹو کھچوانے) پر کیسی سخت وعیدیں فرمائی گئیں۔''[23]

ازالۂ توہمات: اللہ تعالیٰ عَزَّ اِسْمُہٗ ابلیس خبیث کے مکر و فریب سے پناہ دے کہ آدمی سے نیکی کے دھوکے میں بُرائی کراتا ہے اور شہد کے بہانے میں زہر پلاتا ہے (العیاذ باللہ) منجملہ ان کے اس کا ایک دھوکہ یہ بھی ہے کہ اپنے کسی پیر یا کسی بڑے مولوی کی تصویر (فوٹو) سے تصورِ شیخ میں مدد ملتی ہے پھر ستم یہ کہ ان تصویروں کے سامنے بڑی تکریم و تعظیم سے پیش آتے ہیں بلکہ میں نے بعض ظالموں کو ایسی تصویروں کے سامنے سر جھکاتے اور نہایت عزت و احترام بجالا کر اس کو بوسہ دیتے دیکھا (العیاذ باللہ) حالانکہ ان کو معلوم نہیں کہ ایسی بد حرکات سے الٹا اپنے مشائخ اور خود سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مقدس کو اذیت پہنچتا ہے کیونکہ جہاں تصورِ شیخ کی مشق سیکھی ہے وہاں یہ بھی اصول ہے کہ جس عمل سے شیخ کی روح کو اذیت پہنچے وہ عمل ترک کرنا لازم ہے ورنہ عمل بیکار۔

دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ جس بُرے عمل سے کسی نیکی کو تقویت پہنچے وہ بظاہر تو تقویت پہنچارہا ہے لیکن حقیقت میں شدید نقصان۔ دیکھئے سانپ کے زہر خوردہ آدمی کو ہوا کتنی اچھی لگتی ہے، اسی طرح بخار والے کو جسم پر پانی پڑنے سے کتنی خوشی ہوتی ہے، اسی طرح دردِ سر والے کو سر دبانے سے کتنی راحت

---

[21] (مسند الإمام أحمد، مسند العشرة المبشرين بألجنة، مسند الخلفاء الراشدين، ومن مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه، 87/1، حديث: 659، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414ھ/1993م)

[22] (مسند الإمام أحمد، مسند العشرة المبشرين بألجنة، مسند الخلفاء الراشدين، ومن مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه، 87/1، حديث: 659، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414ھ/1993م)

[23] (شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونعالہ از اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص 13، مجلس رضا)

ملتی ہے لیکن اطباء سے پوچھئے کہ ان بیماروں کو ایسی راحت الٹی ہلاکت ہے۔ یہاں بھی یونہی سمجھئے کہ جب فوٹو سے خود سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روکا ہے بلکہ سخت وعیدیں ارشاد فرمائی ہیں تو بتایئے اگر یہ عمل مُضِر (غیر مفید) نہ ہوتا تو آپ نہ روکتے۔ اگر کسی بد دماغ کے خیال میں آئے کہ عام تصویروں سے روکا ہے بزرگوں کی تصویروں سے نہیں روکا تو اس کے لئے امت کے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف صاف حکم فرمایا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز کعبہ شریف کے اندر تشریف لے گئے اس میں حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل اور حضرت مریم اور ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہم کی تصویریں نظر آئیں کچھ پیکر دار کچھ نقش دیوار۔[24] حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویسے ہی پلٹ آئے اور فرمایا خبردار ان فوٹو گرافروں کے کانوں تک بھی یہ بات پہنچی ہے کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہو اس میں ملائکہ رحمت نہیں جاتے پھر حکم فرمایا کہ جتنی تصویریں مَنقُوش (نقش کی ہوئی) تھیں سب مٹادی گئیں اور جتنے مجسمہ تھے سب باہر نکال دیئے گئے۔ ان میں حضرت سیدنا ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کی تصویریں بھی باہر لائی گئیں جب تک کعبہ معظمہ سب تصویروں سے صاف نہ ہو گیا آپ نے کعبہ شریف کے اندر قدم نہ رکھا۔[25] (بخاری و سیرت ابن ہشام)

کعبہ شریف میں جو تصویریں تھیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ ان فوٹو کو فوراً مٹادو۔ حضرت عمر و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کے حکم کی تعمیل کے لئے سرگرم ہوئے۔ زم زم شریف ڈول کے ڈول بھر کر آتے اور کعبہ اندر باہر سے دھویا جاتا، کپڑے بھگو بھگو کر تصویریں مٹائی جاتیں یہاں تک کہ وہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹادیتے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر پائی کہ اب کوئی نشان باقی نہ رہا اس وقت کعبہ کے اندر رونق افروز ہوئے۔ اتفاق سے بعض تصاویر مثل تصویر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نشان رہ گیا تھا پھر نظر فرمائی تو حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تصویر بھی صاف نہ دھلی تھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پانی منگا کر بنفس نفیس کپڑا تر کرکے ان کو مٹانے میں شرکت فرمائی اور ارشاد فرمایا: قاتل اللہ قوما یصورون ما لا یخلقون[26] (مسند احمد وغیرہ)

اللہ تعالیٰ کی مار ہو ان تصویر بنانے والوں پر۔

انتباہ: سنی پیر پرست اسے غور سے پڑھ لے کہ تیرے پیر سے سیدنا ابراہیم علیہ السلام بڑے پیر تھے اور خوش اعتقادی میں تیرے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تجھ سے بڑھ کر تھے اس کے باوجود بھی تو نہیں مانتا تو پھر تیرے جیسا بد قسمت اور کوئی نہیں ہے۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بعض ازواجِ مطہرات نے ایک گرجا کا ذکر کیا جن کا نام ماریہ تھا اور حضرت ام المومنین ام سلمہ و ام المومنین ام حبیبہ ملک حبشہ میں ہو آئی تھیں ان دونوں بیبیوں نے ماریہ کی خوبصورتی اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر انور اُٹھا کر فرمایا:

---

24)(صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى واتخذ الله إبراهيم خليلا، 1223/3، حديث3173، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

25)(صحيح البخاري، كتاب الحج، باب من كبر في نواحي الكعبة، 581/2، حديث1542، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

26)(المصنف، كتاب اللباس والزينة، في المصورين وما جاء فيهم، 74/6، دار الفكر، سنة النشر: 1414هـ/1994م)

أولئك إذا كان فيهم الرجل الصالح فمات بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه تلك الصور فأولئك شرار الخلق عند الله يوم القيامة[27]

یہ لوگ جب ان میں کوئی نیک بندہ نبی یا ولی انتقال کرتا اس پر قبر پر مسجد بنا کر اس میں تبرکاً اس کی تصویر لگاتے ہیں یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں۔(بخاری، مسلم)

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے:

فيهم الرجل الصالح أي من نبي أو ولي الخ تلك الصور أي صور الصلحاء تذكيرا بهم وترغيبا في العبادة لأجلهم الخ[28]

یعنی مردِ صالح سے مراد نبی یا ولی ہے "تلک الصور" سے مراد اولیاء کرام ہیں تصویریں اس لئے کھینچتے تاکہ ان کو یاد کرکے اور ان کی عبادت کو تصور میں لاکر اپنی عبادت پیدا کریں۔

فائدہ: دیکھئے بعینہٖ یہی کیفیت آج کل کے پیر پرست بھائیوں کی ہے کہ کہتے ہیں ہم اپنے مشائخ یا بڑے مولویوں کی تصویریں اس لئے رکھتے ہیں تاکہ تصورِ شیخ یا ان کے کردار یاد کرکے عبادت میں نفع ہو اگرچہ میں نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ ایسے لوگ صرف محب ہی محب ہوتے ہیں اعمالِ صالح کے بجائے بُرے اعمال میں منہمک ہوتے ہیں۔

بعض پیر اور مولوی لیڈر اور مقررین قسم کے علماء حضرات کو شیطانی دھوکہ ہے ہمارے فوٹو جب اخباروں میں آتے ہیں تو اس سے عوام اثر لیتے ہیں کہ ماشاءاللہ ہمارے علماء کرام بھی ترقی پاگئے کہ فلاں فلاں بڑے اعلیٰ مقامات پر تقریریں کررہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

انتباہ: یہ بات اگرچہ لفظاً نہیں کہتے لیکن عملاً ضرور کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ تقریر کے وقت جب فوٹوگرافر سامنے آتا ہے تو پھر ان کی بَشاشَت (خوشی) کا اندازہ لگایئے کہ پھولے نہیں سماتے بلکہ بعض تو ایسے بیباک ہوتے ہیں کہ اپنے جلسوں یا خصوصی مجلسوں کے لئے فوٹوگرافروں اور اخبارات کے نمائندوں کو بالمعاوضہ یا بلا معاوضہ دعوتیں دے کر ایسے بُرے اعمال کا ارتکاب کرکے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کو گراتے ہیں۔

میں نے بچشم خود دیکھا کہ ایک بڑے مولوی کو کہیں سے دعوت ہوئی تو وہاں فوٹوگرافر کیمرہ لے کر فوٹو کھینچنے کے لئے آگئے۔ مولوی صاحب کو بے ساختہ ہنسی آگئی اور کہنے لگے لو یہ ہمارے ہمزاد بھی آگئے سینہ تان کر کھڑے ہوگئے اور آپ کی فوٹو لی گئی بلکہ اب ایسے ہمزادوں کو ساتھ لئے ہیں تجربہ فرما لیجئے کہ ایسے مولوی نما لیڈر اور مقررین حضرات کی بھرمار ہے۔

جب فوٹو اتاری جاتی ہے تو ان کے لبوں سے خوشی غمازی کررہی ہوتی ہے اگر ان سے فتویٰ پوچھا جائے تو کہتے ہیں جی تصویر کھینچنا اور کھچوانا گناہ ہے پھر سوال کیا جائے اگر گناہ ہے تو پھر تمہاری تصویریں اور فوٹو اخبارات میں کیوں آتے ہیں تو جواب دیتے ہیں کہ ہم نے کبھی ان کو بلایا نہیں اور نہ ہی ہم اس فعل سے راضی

---

27)(صحيح البخاري، كتاب الصلاة، أبواب استقبال القبلة، باب هل تنبش قبور مشركي الجاهلية ويتخذ مكانها مساجد، 165/1، حديث:417، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414ھ/1993م)
(صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب النهي عن بناء المساجد على القبور، 376/1، حديث:528، دار إحياء الكتب العربية)

28)(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب اللباس، باب التصاوير، 2857/7، حديث:4508، دار الفكر، سنة النشر: 1422ھ/2002م)

ہیں سب ان کا مکر وفریب ہے آپ ان سے فرمایئے جناب اگر آپ ایسے فعل سے راضی نہیں تو بتایئے کبھی تصویر لینے والوں سے ناراض بھی ہوئے ہو (ناراض ہونے والوں کا ذکر آگے آئیگا۔اُویسی غفرلہ) ان شاء اللہ تعالیٰ جواب نفی میں ہو گا یا جاہلانہ بے تکی تاویل گھڑ دیں گے۔یہی وجہ ہے جب آج کل کے نوجوان طبقہ مغربیت زدہ کو اس مسئلہ کے لئے توجہ دلائی جاتی ہے تو فوراً لیڈر پیروں اور لیڈر مولویوں اور دوکاندار مشائخ اور تاجر واعظوں کی نظیر دیتے ہوئے ہمیں لاجواب کر دیتے ہیں اگرچہ انہیں احادیث سناؤ تب بھی کہیں گے کہ فلاں بڑے پیر اور بڑے مولوی کی تصویر (فوٹو) اخبارات وغیرہ میں بار بار چھپتی ہیں کیا تم ان سے علم میں بڑے ہو۔

مجھے ایک نوجوان عالم دین کی بات سن کر نہایت خوشی ہوئی کہ جب کہ وہ کسی جلسہ میں تقریر کر رہے تھے فوٹو گرافر فوٹو اتارنے کے لئے سامنے ہوا تو آپ نے نہایت سختی سے اسے روک دیا جس کا سنا ہے عوام خصوصاً مغربیت زدہ حضرات پر اچھا خاصہ اثر ہوا۔کاش ہمارے علماء و مشائخ اپنی مصلحتوں سے درگزر کرکے دین کی زندگی کی مصلحت کو مدنظر رکھیں تو کیا ہی اچھا ہو۔

بعض دوکاندار اور کمپنی کے مالکان اور دفتروں کے مینیجر ان کو دھوکہ ہے کہ ہم نے تصویریں (فوٹو) اس لئے رکھی ہیں تاکہ تجارت کو فروغ ہو کیونکہ جہاں فوٹو یا تصویر ہوتی ہے وہاں گاہگ خریدار زیادہ آتے ہیں جس سے ہمارے کاروبار میں کامیابی ہے گویا آج کل مسلمان اپنی تجارت کا راز فوٹو اور تصویر کو سمجھتا ہے حالانکہ اسے پتہ نہیں کہ بہت سے کاروبار بعض عَوارِض (وجوہات) سے بظاہر کامیاب معلوم ہوتے ہیں اور درحقیقت وہی کامیابی نحوست سے پُر ہوتی ہے جس سے وہی کامیابی ہر وقت الٹا دکھ اور پریشانی کا سبب بنی رہتی ہے۔

دیکھئے بینک کے سودی کاروبار میں کتنا عروج ہے اور آج کل کوئی خوش قسمت ہو گا جو ایسے کاروبار کو نحوست سے تعبیر کرتا ہے ورنہ اکثر اس بلا میں مبتلا ہیں کہ سودی کاروبار ترقی کی کنجی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے سود کی لعنت کو مٹانے کا حکم دیا بلکہ فرمایا اس کاروبار میں نرا خسارہ ہے۔ارشاد ہے:

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ۔(پارہ ۳، سورہ البقرہ، آیت ۲۷۶)

اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو۔

یہی وجہ ہے کہ بینکوں میں غداری، مکاری، عیاری بڑی ہوئی ہے کہیں مینیجروں کو قتل کیا جاتا ہے کہیں مینیجر ڈاکوؤں سے مل جل کر رقم ہضم کر جاتے ہیں، کہیں حسابات میں صفروں کو مٹا دیا جاتا ہے، کہیں کوئی خرابی اور کہیں کوئی نقصان۔اخبارات و دیگر مختلف اطلاعات و بعض حضرات کے حالات سن کر آزمالیجئے یہاں بھی یہی بات ہے میں نے بارہا آزمایا ہے کہ بعض دوکانداروں کو جب تصویروں سے روکا گیا اور وہ عمل کے درپے نہ ہوئے تو دوکان و مکان ایسا خسارہ ہے کہ جس کا کوئی ٹھکانہ نہیں اور بعض نے عمل کیا تو ان کی دوکانوں میں برکت و ترقی ہوئی۔اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ جہاں فوٹو ہو وہاں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔ظاہر ہے جہاں سے رب کی رحمت منہ موڑے وہاں برکت کہاں۔

دورِ حاضرہ کی بے برکتی: آج کل اکثر لوگ بے برکتی کی شکایت کرتے ہیں اور واقعی بے برکتی ہے بھی کیوں نہ ہو جبکہ گھر گھر میں ٹی وی کے علاوہ فوٹو، تصویریں آویزاں ہیں کوئی آزمانا چاہے تو آزمالے۔ گھر سے ٹی وی باہر پھینک دے کوئی ایک فوٹو (جاندار) گھر میں نہ رہنے دے خواہ پیر کی ہو پھر دیکھے برکت ہوتی ہے۔ نیز ایک تدبیر فقیر عرض کرتا ہے۔

عجیب تدبیر: دوکان، مکان، دفتر و دیگر مقامات جہاں گاہکوں اور خریداران میں اضافہ کرنا مقصود ہو تو وہ کیلنڈر خریدیں جن پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اولیاء کرام کے روضے ہیں اور خصوصاً وہ نقشہ خریدیں جس پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلین پاک منقوش ہو۔ فریم کے اندر رکھ کر دوکان یا مکان وغیرہ میں چسپاں کر دیں پھر برکت و رحمت کو برستا دیکھیں۔

چنانچہ امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

وممّا جرّب من بركته: أنّ من أمسكه عنده متبرّكا به كان له أمانا من بغي وغلبة العداة، وحرزا من كلّ شيطان مارد، وعين كلّ حاسد، وإن أمسكته الحامل بيمينها وقد اشتدّ عليها الطّلق.. تيسّر أمرها بحول الله تعالى وقوّته.

یعنی نقشہ نعلین پاک کی آزمائی ہوئی برکات سے ہے کہ جو شخص بانیت تبرک اسے اپنے ہاتھ میں رکھے ظالموں کے ظلم اور دشمنوں کے غلبہ سے امان پائے اور وہ نقشہ مبارک ہر شیطان سرکش اور ہر حاسد کے چشم زخم سے اس کی پناہ ہو جائے اور زنِ حاملہ شدت دردزہ میں اگر اسے اپنے داہنے ہاتھ میں لے بغایت الٰہی اس کا کام آسان ہو۔

حکایت: ابو جعفر احمد بن عبد المجید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمایا کہ میں نے نعل مقدس کا نقشہ اپنے بعض تلامذہ کو بنا دیا۔ ایک روز آکر انہوں نے کہا کہ رات کو میں نے اس نقشہ کی عجیب برکت دیکھی کہ میری زوجہ کو ایک سخت درد لاحق ہوا کہ مرنے کے قریب ہوگئی میں نے اس نقشہ مبارک کو درد کی جگہ پر رکھ کر دعا کی اللهم إشف ببركة هذا النعل اے اللہ اس نقشہ مبارکہ کی برکت سے میری زوجہ کو شفا دے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس نقشہ کی برکت سے اسے فوراً شفا دی۔[29] (مواہب لدنیہ)

حکایت: فقیر نے ایک دفعہ آزمایا کہ ہمارے گاؤں میں ایک شخص پر سکرات طاری تھی نزع سخت تھی، بہت تدبیریں کیں اسے سکون نہ ملا، سورہ یٰسین شریف پڑھی اور سورۃ رعد بھی پڑھی جیسا کہ حدیث شریف میں ہے لیکن وہ بیچارہ سخت تکلیف میں تھا میں نے فوراً کتاب اُٹھا کر نعلین شریف کا نقشہ اپنے ہاتھ سے بنا کر اس کے سینہ پر رکھا تو اس کی فوراً باآسانی جان کنی ہوئی۔ مزید برکات کی تفصیل فقیر کے رسالہ "نیل المرام" میں ہے۔

اس کے بہت بڑے برکات و منافع ہیں کاش فوٹو اور تصویروں کے عاشق اس نقشہ مبارکہ کو آزما کر دیکھیں آج کل تو ستم یہ ہے کہ عورتوں کی اور پھر ننگی تصویریں جابجا پھیلی ہوئی ہیں اور پھر عذر وہی کہ یہ عمل تجارت کے فروغ کے لئے ہیں۔

---

[29] (شرح العلامة الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية. 351/6. دار الكتب العلمية. 2012م)

میں اپنے مسلمان بھائیوں سے نہات ادب کے ساتھ عرض کرونگا کہ تمہیں اگر سربراہ مملکت صاحب اطلاع بھیجے کہ فلاں کام تمہاری تجارت کے لئے نقصان دہ ہے بتایئے اسی صاحب کے خلاف عمل کروگے ؟ ہر گز نہیں بلکہ الٹا اوروں کو بھی روکوگے لیکن افسوس کہ صدر الصدور آنکھوں کے نور حضور شافع النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنی بار تاکید فرمائی کہ فوٹو تصویر میں نحوست ہے لیکن آپ اپنے آقا کی بات سے روگردانی کررہے ہیں تو دیکھنا دنیاوی خرابیوں اور پریشانیوں کے علاوہ قیامت میں اس آقا کے سامنے سخت رسوائی ہوگی۔

ازالۂ وھم: یہ وہم کہ دوکان یا کمپنی وغیرہ میں گاہک نہیں آئیں گے یہ صرف وہم ہے کیا روزی رساں نے دینی ہے یا گاہکوں نے۔ اگر گاہکوں پر نظر ہے تو دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ کے لئے تیار ہوجایئے اگر رازق مطلق کے فضل کی امید ہے تو پھر اس کے پیارے محبوب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کیجئے اور پھر دیکھئے کہ وہی مالک حقیقی اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے سے آپ کے پاس کیسے گاہک بھیجتا یہ علیحدہ ہے کہ اب فوٹو کے پرَستار (عاشق) آئیں گے اگر فوٹو نہ ہو گا تو ایسے لوگ تو کم آئیں گے البتہ اللہ والے ضرور آئیں گے کہ جن کے قدموں پر یہی زرِ دنیا نثار ہوتی ہے لیکن چند روز صبر واستقلال سے دنیا سے بھی مالامال اور اللہ تعالیٰ بھی راضی آپ بھی جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاداتِ گرامی پر عمل پیرا ہونگے تو پھر دیکھئے گاہک آسمان سے بھی اتریں گے

کی محمد سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں　　　یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

جب حج جیسے مقدس عمل کے لئے فوٹو جائز ہے تو پھر ہم بھی اپنی ضرورتوں کے پیش نظر فوٹو کھچواتے ہیں واقعی "الضرورات تبیح المعذورات" شرعی اصول ہے لیکن ضرورت بمعنی حاجت نہیں بلکہ ضرورت بمعنی ضروری یعنی اس وقت ناجائز جائز ہوتا ہے جبکہ سوائے اس کے اور چارہ نہ چل سکے لیکن رخصت پر عمل عوام کے لئے ہے باقی خواص تو عزیمت پر عمل کرتے ہیں اور کررہے ہیں۔

حکایت: ایک بزرگ کی آنکھیں موتیا سے بند ہوگئیں۔ بنوانے کے لئے ہسپتال پہنچے ڈاکٹر نے کہا جناب آٹھ پہر سونا پڑیگا، اُٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے کی اجازت ہرگز نہیں دونگا۔ بزرگ نے فرمایا اس طریق سے نماز جاتی رہے گی۔ ڈاکٹر نے کہا "الضرورت تبیح المعذورات" بزرگ نے فرمایا ایسی بینائی کی مجھے ضرورت نہیں جو یار کی چوکھٹ پر سر رکھنے سے روکے۔ ساری زندگی بغیر آنکھوں کے گزار دی لیکن نماز کا ترک نہ کیا اب بھی اللہ تعالیٰ کے بندے موجود ہیں جو صرف اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیارے فرمان کی لاج رکھتے ہوئے حج جیسے مقدس عمل سے رکے بیٹھے ہیں پھر ان پر فضل بھی ایسا ہے کہ لوگ مہینوں کے بعد کعبہ مقدسہ اور مدینہ منورہ پر پہنچیں اور وہ بھی کبھی اور ان کو ہر وقت کعبہ اور روضہ والے یار کا مشاہدہ نصیب ہوتا ہے۔

مجھے کسی دوست نے کہا کہ حضور مفتی اعظم جانشین اعلیٰ حضرت مرشدی مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان صاحب بریلوی دامت برکاتہم العالیہ پاکستان میں اسی لئے تشریف نہیں لاتے کہ پاسپورٹ کے لئے فوٹو شرط ہے اور آپ صرف اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیارے ارشاد کے پیش نظر یہاں تشریف نہیں لاسکتے۔

خلاصۂ کلام: حج کی ضرورت اور بات ہے خلاف پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرکے فوٹو کھچوانا اور بات ہم تو ضرورت کی آڑ کے قائل نہیں بلکہ ضرورت کی آڑ اُڑا کے قائل ہیں آپ کے سامنے بھی جب کوئی آڑ آجائے اور وہ آڑ فوٹو کے بغیر نہ ٹوٹے تو آڑ توڑنے والے رب کریم کی طرف متوجہ ہو جائیں اور اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے فرمان کی لاج پیش کریں کہ اے رب العالمین ادھر ضرورت درپیش ہے ادھر تیرے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف فوٹو کی لعنت ہے پس اے مالکِ حقیقی تو ہی اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے فرمان کی لاج رکھ اور میری ضرورت فوٹو کھچوائے بغیر پوری کر دے۔ اس نظریئے پرڈٹ جایئے پھر دیکھئے ''اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ'' (پارہ ۲۰، سورۃ النمل، آیت ۶۲) (یا وہ جولاچار کی سنتا ہے جب اُسے پکارے اور دور کر دیتا ہے بُرائی۔) کا ارشاد مقدس کیا رنگ لاتا ہے۔

آج کل کے نوجوان یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ محبوب سے اگر ہم مل نہیں سکیں گے تو کم از کم فوٹو سے تو تسکین دل نصیب ہو گا۔

یہ بات وہ نادان کہے گا جسے معاشرہ بگاڑنے کی سوجھی ہے ورنہ معاشرہ کی صحت کا جسے خیال ہے وہ ایسی بات نہیں کہہ سکتا کیونکہ تجربہ شاہد ہے کہ جس بُرے عمل کو بار بار خیال میں لایا جائے وہ خیالی دنیا جذبات کو ایسا اُبھارے گی کہ عین فعل کا سرزد ہونا لازمی ہو جائیگا چنانچہ اطباء سے پوچھئے کہ جو شخص اپنی عورت کے ساتھ جماع پر قادر نہیں اس کو جماع کرنے والوں کے واقعات سناؤ چنانچہ اس موضوع پر علامہ سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مستقل کتاب لکھی ہے اسی طرح وہ جماع کرنے والے حیوانات کو دیکھے خصوصاً کسی مرد عورت کو وغیرہ (طب اکبر) اسی لئے ہمارے احناف فقہاء کرام نے اجنبی عورت کو شہوت سے ہاتھ لگانے اور بوسہ دینے اور جائے مخصوص کو دیکھنے سے حرمت مُصاہَرَت (نزدیکی تعلق) ثابت کی ہے وہ کیوں صرف اس لئے کہ جو اعمال کسی دوسرے عمل کو تقویت بخشیں وہ اسی عمل کے عین ہوتے ہیں اسی لئے حدیث شریف میں فرمایا آنکھ کا زنا بیگانہ عورتوں کو دیکھنا، اسی طرح ہاتھ کا زنا، پاؤں کا زنا وغیرہ حالانکہ ان اعمال سے حقیقی زنا تو نہیں لیکن چونکہ یہ اعمال زنا کا سبب بن جاتے ہیں اسی لئے ان کو بھی زنا کہا گیا۔

یہی وجہ ہے کہ آج کل ہمارے نوجوان جنسی کمزوریوں میں مبتلا ہیں پچانوے فیصد نوجوان مایوسی کے عالم میں حیران و سرگردان ہیں اس کا سبب صرف یہی ایک ہے کہ فوٹو جیسی لعنت میں گرفتار ہو کر نہ دنیا میں منہ دکھانے لائق رہے اور نہ آخرت میں اپنے مالکِ حقیقی کے سامنے حاضر ہونے کے اہل۔

حسن معاشرہ کے لئے احسن مشورہ: اگرچہ میری یہ بات میرے بھائیوں کے سامنے کچھ وقعت نہیں رکھے گی لیکن خیر خواہ بھائی کا کام ہے کہ خیر خواہانہ مشورہ دے میرا دعویٰ ہے کہ اگر میرے مسلم بھائی میرے مشورہ کو قبول کرلیں تو معاشرہ کو وہی رونق نصیب ہو گی جو آج سے سینکڑوں برس پہلے تھی وہ یہ ہے کہ فوٹو کھینچنا کھچوانا، دیکھنا دکھانا بند کر دیں۔ اس میں سینما بینی بھی شامل ہے اور ٹی وی اور ریڈیو وغیرہ بھی۔

پرائی نحوست اپنے گھر میں: بہت سے دوکان اور مکان سینما کے رنگین فوٹو اور اخبارات کی تصویریں اور مختلف کمپنیوں کی بے نقاب عکسوں سے مزین نظر آئیں گے۔ صاحب مکان و دوکان کو اتارنے کے لئے کہا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ جی اس سے ہمارے دوکان کی رونق میں کمی آتی ہے حالانکہ اسے پتہ نہیں اس سے سینما اور کمپنی والوں کو تو فائدہ ہو رہا ہے کہ اس سے ان کے کاروبار کی نشر و اشاعت ہو رہی ہے لیکن تجھے سوائے ظاہری نمائش کے پردے میں نحوست حاصل ہو رہی ہے۔ میری یہ بات چونکہ معقول ہے اسی لئے بارہا کا تجربہ ہے کہ دوکاندار یا مکان والے کو اس طرح عرض کیا جائے تو وہ ضرور مان لیتا ہے جس سے دین کی بات بڑی آسانی سے سمجھ آجاتی ہے آپ بھی اسی طرح دوکانداروں اور مکان والوں کو سمجھائیں۔

اخبار کوھستان میں ایک عورت کا عجیب مضمون: عورت کو مرد سے غیرت بہت زائد(زیادہ) ہوتی ہے جب ایک غیور عورت نے ہر جگہ عورت کے فوٹو کا رواج دیکھا تو اس نے مردوں سے اپیل کی عورتوں کے فوٹو سے اگرچہ تمہیں دنیوی معمولی فائدہ ہوگا لیکن اس طرح سے تمہاری غیرت کا جنازہ اُٹھ رہا ہے کہ تم اپنی عورتوں کی صورتیں غیروں کو دکھا رہے ہو چنانچہ ایک غیور خاتون کے خیالات اس کے اپنے الفاظ میں درجِ ذیل ہیں ملاحظہ ہوں۔

مکرمی! ہمارا ملک اسلامی ہے اور اس کی غالب اکثریت مسلمان ہے اسلام میں جو عزت عورت کو بخشی گئی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں مگر یہ دیکھ کر بڑا افسوس ہوتا ہے کہ عورت کو جو مقام اسلام نے عطا کیا ہے آج کے زمانہ میں وہ اس سے چھین لیا گیا ہے عموماً دیکھا جاتا ہے کہ اگر صابن تیل اور دوائیوں وغیرہ کے اشتہارات اخبارات میں چھپوائے جاتے ہیں تو ان میں عورتوں کو ہی غسل خانوں میں تولیہ لپیٹے ہوئے شانوں پر بال لہراتے ہوئے اور خوابگاہ میں رات کو سوتے وقت پیلوڈرین(کسی دوائی کا نام) کھاتے ہوئے دکھایا جاتا ہے میں مانتی ہوں کہ یہ چیزیں معمولات میں داخل ہیں۔ عورتیں صابن بھی استعمال کرتی ہیں، تیل بھی بالوں میں ڈالتی ہیں، دوائیاں بھی۔ ہر انسان کی زندگی کا آج کل جُزو(حصہ) بن چکی ہیں مگر کوئی عورت مرد کو اپنے غسل خانے کی آرائش گاہ یا خواب گاہ کے نظارۂ عام کی دعوت نہیں دے سکتی۔ میں یہ بھی مانتی ہوں کہ آج کل بعض عورتیں اسلام کی مقررہ حدود کے اندر نہیں رہیں مگر یہ بات مرد کے لئے باعث شرم ہے کیونکہ عورت مرد کا رشتہ ازلی ہے، مرد کسی عورت کا باپ ہے، کسی کا بھائی ہے، کسی کا خاوند ہے تو کسی کا وارث ہے، ہر حالت میں مرد ہی عورت کی عزت کا محافظ ہے۔ عورت کا مطلب ہے پوشیدہ مقام۔ اس پوشیدہ مقام کو پوشیدہ رہنے دینا ہی بہتر ہے۔ اشتہار چھاپنے اور چھپانے والے مردوں کی تصویریں بھی اپنے اشتہاروں میں دے سکتے ہیں۔ عورتوں کی تصویروں سے ان کی آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا جس شخص کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ ہر صورت میں خرید لیتا ہے لوگ عورت کی تصویر اشتہار میں دیکھ کر ہی سودا خریدنے پر مجبور نہیں ہوسکتے۔ آج آپ کے کوہستان میں یہ دیکھ کر افسوس کے ساتھ ہوا کہ ٹوسکس بیڑی کے اشتہار میں ایک عورت کو بیڑی پیتے ہوئے دکھایا گیا ہے بے شک بعض عورتیں بھی سگریٹ وغیرہ پیتی ہیں مگر یہ چیز اخلاقاً معیوب ہے جو عورتیں ایسی عادتوں میں گرفتار ہیں وہ بھی میرے ان بھائیوں کی کچھ نہ کچھ لگتی ہونگی ان کو چاہیے کہ وہ ان عیبوں کو چھپائیں نہ کہ اس طرح رسوا کریں۔ اس اشتہار میں بڑی آسانی سے بیڑی پیتے کو مرد کو دکھایا جاسکتا تھا اور بکری بھی اس کمپنی کی اتنی ہی رہتی۔ مجھے یہ بھی اعتراف ہے کہ یہ کسی خاص عورت کی تصویر نہیں محض ایک خاکہ ہے لیکن میں آپ کے روزنامے کشی سے روکا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کی تصویر نہیں ہے اور نہ ہی ان کی بے حرمتی ہوتی ہے۔

نکتہ: اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا: کما قال علیہ السلام :فإن اللہ خلق آدم علی صورتہ[30]

بیشک اللہ تعالیٰ نے آدم(انسان) کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا۔

اب انسان کے ہر عضو پر نہایت غور سے دیکھیں تو لفظ اللہ کی تجلی نظر آتی ہے مثلاً انسان کے قد کو ملاحظہ فرمایئے پھر خود ہاتھ کو دیکھئے۔ خنصر، وسطیہ سبابہ، نر او غیرہ وغیرہ میں ذاتِ الٰہی کی جھلک مشاہدہ فرمایئے اسی لئے اسے کہا گیا ہے: اَلْاِنْسَانُ سِرِّی وَاَنَا سِرُّہٗ

---

[30])صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن ضرب الوجه، 2017/4، حديث:2612، دار إحياء الكتب العربية(

انسان میرا راز ہے اور میں اس کا راز ہوں۔

پھر چہرہ میں تو خصوصیت سے لفظ اللہ منقوش ہے نہایت غائر نظر سے دیکھیں تو لفظ اللہ کا جلوہ انسان کے چہرہ میں نمایاں ہے اسی لئے حدیث شریف میں منہ پر تھپڑ مارنے اور اس کی اہانت کرنے سے روکا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ انسان کے چہرہ پر ہی انسانیت کا دارومدار ہے اور چہرہ کا حسن تمام اعضاء کے حسن کا مرکز ہے اسی لئے شرعاً بھی چہرہ کی فوٹو کی ممانعت ہے تاکہ اس کے کھچوانے کے بعد حضرت حق تعالیٰ کے مظہر خاص کی تحقیر نہ ہو کاش کہ اس راز کو ہمارے عوام سمجھتے بلکہ خواص کو اس طرف توجہ ہوتی تو کبھی حضرت مظہر حق کی توہین نہ ہوتی۔

سوال: صرف انسان ہی مظہر حق ہے پھر تو صرف انسان کی ہی تصویر حرام ہو حالانکہ شرعاً تو ہر ذی روح شئے کی تصویر حرام ہے۔

جواب: اس میں تو الٹا تصویر کی حرمت پر مزید تاکید ہے کہ شرع مطہرہ نے دیکھا کہ مظہر حضرت حق سے جس شئے کی تھوڑی سی مشابہت دیکھی تو اس کی تصویر بھی حرام کردی چونکہ حیوانات کے چہرہ انسان کے چہرہ سے ملتے جلتے ہیں اسی لئے وِساطت (واسطہ) سے یہ دریافت کرنے کی جسارت کرتی ہوں کہ کیا میری قوم کے مردوں کے چہرے اس قدر مسخ ہوگئے ہیں کہ وہ ان کے خاکے بھی دیکھنے کے متحمل نہیں ہوسکتے۔

میں پھر ان اشتہارات کے چھاپنے اور چھپوانے والوں سے اپیل کرتی ہوں کہ عورت کو اس طرح تماشہ بنا کر رسوا نہ کیجئے اور ساتھ ہی اپنے نوجوان بھائیوں کو ذہنی بے راہ روی پر نہ ڈالئے۔ (رومانہ ملک، سیالکوٹ) (کوہستان لاہور ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء)

مقامِ غور: ادھر ہمارے مشائخ، علماء، امراء، حکام، عوام، لیڈر تصویر فوٹو کے مرض کے اضافہ میں حرِیص نظر آتے ہیں لیکن گورکھپور کی عورتیں اس کے خلاف جہاد کرکے ہمارے حیاء و شرم کو چیلنج کررہی ہیں۔ کوہستان کی ایک خبر ملاحظہ ہو۔

تہذیب جوں جوں ترقی کرتی ہے اخلاق کی قدریں اور زندگی کے پیمانے بدلتے نظر آتے ہیں ایک زمانہ تھا کہ نِسوانیت (عورت پن) کا سب سے بڑا جوہر شرم وحیاء اور پاکبازی تصور کیا جاتا تھا، عورت کو قوم کی عزت اور ناموس سمجھا جاتا تھا اور اس کی تشہیر و نمائش کو باعث ننگ وذلت قرار دیا جاتا تھا لیکن اب عورت کی نمائش و تشہیر ہی تہذیب نو کا امتیازی نشان بن گیا ہے، اشتہار بورڈ ہو یا رسالے ہوں، اخبار ہو یا کتابیں ہوں، دوائیں ہوں عورت کی تصویر کے بغیر ان سب کو نامکمل اور غیر جاذب سمجھا جاتا ہے گورکھپور کی عورتوں نے اپنی اس تذلیل وتوہین کو نہ صرف محسوس کیا ہے بلکہ اس کے خلاف عملی اقدام کرکے اپنی نِسوانی (عورتوں سے متعلق) غیرت کا قابل تقلید مظاہرہ کیا ہے۔ یہ عورتیں کتب فروشوں اور رسالے فروخت کرنے والے اسٹالوں پر گئیں اور ہر فحش تصویر کو وہیں نذرِ آتش کردیا ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد اگلا قدم ایسے بورڈوں اور اشتہاروں کے خلاف اُٹھایا جائے جن میں اپنی تجارت کو فروغ دینے اور دوکان کو چمکانے کے لئے نسوانی حسن کی حیاء سوز نمائش و تشہیر کی جاتی ہے۔ (روزنامہ کوہستان لاہور ۷ مارچ ۱۹۵۹ء)

خدا کرے کہ متذکرہ بالا مضامین کسی مسلمان کی سمجھ میں آجائے اور وہ تائب ہو کہ اگر یہ سوال کرے کہ اب میں اپنے پیر و مرشد یا خود سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر مبارک کو کیا کروں اس کا جواب دو معتبر ہستیوں سے سنیئے۔

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ

بالجملہ حکم واضح ہے اور مسئلہ مستبین اور حرکات مذکورہ حرام بالیقین اور ان میں اعتقاد ثواب ضلال مبین۔ اس شخص پر فرض ہے کہ اس حرکت سے باز آئے اور حرام میں ثواب کی امید سے نہ خود گمراہ ہو، نہ جاہل مسلمانوں کو گمراہ بنائے۔ ان تصویروں کو نا آباد جنگل میں راہ سے دور نظر عوام سے بچا کر اس طرح دفن کردیں کہ جُہّال (جاہلوں) کو ان پر اصلا اطلاع نہ ہو یا کسی ایسے دریا میں کہ کبھی پایاب (کم گہرا) نہ ہوتا ہو نگاہِ جاہلان سے خفیہ عَمیق (گہرے) کُنڈے میں یوں سپرد کردیں کہ پانی کی موجوں سے کبھی ظاہر ہونے کا اِحتِمال (اِمکان) نہ ہو۔[31] (شفاء الوالہ صفحہ سنہ ۱۳۶۲ مطبوعہ بریلی شریف)

اسی طرح عمدۃ المفسرین، قدوۃ المحققین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہ نے اپنے فتاویٰ وغیرہ میں فرمایا خوفِ طوالت کی وجہ سے عبارت نہیں لکھی جارہی۔

حکایت: ایک انگریز کسی بازار میں گھومتے ہوئے دیکھتا ہے کہ اس کے بڑے بزرگ کی تصویر کی بازار میں بے حرمتی ہورہی ہے اس نے کہا کاش ہمارا مذہب مذہبِ اسلام سے کچھ سیکھ لیتا کہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصویر حضرتِ انسان کی شرافت کو مدنظر رکھ کر تمام حیوانات کے چہرہ کی تصویر کو بھی حرام فرمادیا۔

سوال: پہلے تم کہہ چکے ہو کہ انسان کا ہر عضو اسم ذات سے مشابہ ہے پھر تو چاہیے کہ انسان کے ہر عضو کی تصویر حرام ہو حالانکہ شریعت مطہرہ میں صرف چہرہ کی تصویر حرام ہے۔

جواب: حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو کائنات کے ذرہ ذرہ پر نقش حق منقش ہے لیکن بعض میں اتنا عیاں کہ کسی غوروخوص کی ضرورت ہی نہیں رہتی اور بعض میں صرف اہلِ حق ہی مشاہدہ فرماتے ہیں اور بس چونکہ انسان کے دیگر اعضاء میں نقش حق ظاہر ہے لیکن اہل نظر کے لئے اور چہرہ میں تو بالکل عیاں ہیں اسی لئے صرف چہرہ کی تصویر کشی کی ممانعت آئی ہے۔

خاتمہ

فصل: نماز میں تصویر سے متعلق حکم

مسئلہ: جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ مصلّی کے سر پر یعنی چھت میں ہو معلق ہو یا سجدہ کی جگہ میں ہو کہ اس پر سجدہ واقعہ ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ مصلّی کے آگے یا داہنے ہاتھ یا بائیں تصویر کا ہونا مکروہِ تحریمی ہے پس

---

[31] (شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونعالہ از اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص18، مجلسِ رضا)

(فتاوی رضویہ، کتاب الحظر والاباحۃ، 85/21، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

پست ہونا بھی مروہ ہے اگرچہ ان تینوں صورتوں میں کراہت اس وقت ہے کہ تصویر آگے پیچھے داہنے بائیں معلق ہو یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ پر منقوش ہو۔ اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں تو کراہت نہیں اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے دریا پہاڑ وغیرہا کی تو اس میں کچھ حرج نہیں۔[32] (عامہ کتب)

مسئلہ:۔ اگر تصویر ذلت کی جگہ ہو مثلاً جوتے اتارنے کی جگہ اور کسی جگہ فرش پر کہ لوگ اسے روندتے ہوں یا تکیے پر کہ زانو وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو تو ایسی تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں ہے نہ اس سے نماز میں کراہت آئے جبکہ سجدہ اس پر نہ ہو۔[33] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ:۔ جس تکیہ میں تصویر ہو اسے منصوب کرنا پڑا ہوا نہ رکھنا اعزازِ تصویر میں داخل ہوگا اور اس طرح ہونا نماز کو بھی مکروہ کردے گا۔[34] (درمختار)

مسئلہ:۔ اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو مگر کپڑوں سے چھپی ہو یا انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو یا آگے پیچھے دائیں بائیں اوپر نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھے تو اعضاء کی تفصیل نہ دکھائی دے یا پاؤں کے نیچے یا بیٹھنے کی جگہ ہو تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔[35] (درمختار)

مسئلہ:۔ تصویر سربریدہ یا جس کا چہرہ مٹا دیا ہو مثلاً کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر ہو تو اس پر روشنائی پھیر دی ہو یا اس کے سر یا چہرے کو کھرچ ڈالا یا دھو ڈالا ہو کراہت نہیں۔[36] (درمختار)

مسئلہ:۔ اگر تصویر کا سر کاٹا ہو مگر سر اپنی جگہ پر لگا ہوا ہے ہنوز جدا نہ ہوا تو بھی کراہت ہے مثلاً کپڑے پر تصویر تھی اس کی گردن پر سلائی کردی کہ مثل طوق کے بن گئی۔[37] (ردالمختار)

مسئلہ:۔ مٹانے میں صرف چہرے کا مٹانا کراہت سے بچنے کے لئے کافی ہے اگر آنکھ یا ہاتھ پاؤں جدا کردیئے گئے تو اس سے کراہت رفع نہ ہوگی۔[38] (ردالمختار)

مسئلہ:۔ تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہو تو نماز میں کراہت نہیں۔[39] (درالمختار)

مسئلہ:۔ تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پہن لیا کہ تصویر چھپ گئی تو اب نماز مکروہ ہوگی۔[40] (ردالمختار)

---

32)(بہار شریعت، حصہ 3، مکروہات کا بیان، 1/ 627، مکتبۃ المدینۃ، سن اشاعت 2008ء)

33)(بہار شریعت، حصہ 3، مکروہات کا بیان، 1/ 628، مکتبۃ المدینۃ، سن اشاعت 2008ء)

34)(بہار شریعت، حصہ 3، مکروہات کا بیان، 1/ 628، مکتبۃ المدینۃ، سن اشاعت 2008ء)

35)(بہار شریعت، حصہ 3، مکروہات کا بیان، 1/ 628، مکتبۃ المدینۃ، سن اشاعت 2008ء)

36)(بہار شریعت، حصہ 3، مکروہات کا بیان، 1/ 628، مکتبۃ المدینۃ، سن اشاعت 2008ء)

37)(بہار شریعت، حصہ 3، مکروہات کا بیان، 1/ 628، مکتبۃ المدینۃ، سن اشاعت 2008ء)

38)(بہار شریعت، حصہ 3، مکروہات کا بیان، 1/ 628، مکتبۃ المدینۃ، سن اشاعت 2008ء)

39)(بہار شریعت، حصہ 3، مکروہات کا بیان، 1/ 628، مکتبۃ المدینۃ، سن اشاعت 2008ء)

40)(بہار شریعت، حصہ 3، مکروہات کا بیان، 1/ 628، مکتبۃ المدینۃ، سن اشاعت 2008ء)

مسئلہ:۔یوں تو تصویر جب چھوٹی نہ ہو اور موضع اہانت میں نہ ہو اور اس پر پردہ نہ ہو تو ہر حالت میں اس کے سبب نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے مگر سب سے بڑھ کر کراہت کی صورت میں ہے جب تصویر مصلی کے آگے قبلہ کو ہو پھر وہ کہ سر کے اوپر ہو اس کے بعد وہ کہ داہنے بائیں دیوار پر ہو پھر وہ کہ پیچھے ہو دیوار یا پردہ پر۔[41]

مسئلہ:۔روپے، اشرفی اور دیگر سکے کی تصویریں بھی فرشتوں کے داخل مانع ہیں یا نہیں۔ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ نہیں اور ہمارے علمائے کرام کے کلمات سے بھی یہی ظاہر ہے۔[42]

مسئلہ:۔تصویر بنانا یا بنوانا بہر حال حرام ہے خواہ دستی ہو یا عکسی دونوں کا ایک حکم ہے۔[43]

مسئلہ:۔مکان میں ذی روح کی تصویر لگانا جائز نہیں اور غیر ذی روح کی تصویر سے مکان آراستہ کرنا جائز ہے جیسا کہ طغرے اور کتبوں سے مکان سجانے کا رواج ہے۔[44] (عالمگیری)

جدت پسند مجتھدین: ہمارے دور میں تھوڑے عرصہ سے پروفیسر، ڈاکٹر، وکلاء حضرات مجتہد بن گئے ہیں ان کی نقل اتارتے ہیں بعض علماء بھی یہ شوق پورا فرمارہے ہیں۔ چند اجتہادات میرے سامنے ہیں مع سوال وجواب عرض کردوں۔

اس رسالہ کی اشاعت اول کے وقت ایک مولوی صاحب سے ملاقات ہوئی باتوں باتوں میں انہوں نے فرمایا کہ اولیاء کرام ومشائخ عظام کی تصویر رکھنا شرعاً جائز ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہے: يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ۔ (پارہ ۲۲، سورۃ سبا، آیت ۱۳)

اس کے لئے بناتے جو وہ چاہتا اونچے اونچے محل اور تصویریں۔

فائدہ: تماثیل تمثال کی جمع ہے بمعنی تصویر (فوٹو) اور یہ ثابت ہے کہ اگلی شریعتوں کے احکام جب اللہ تعالیٰ بلا انکار بیان فرمائے تو احکام ہمارے لئے بھی ہوتے ہیں اور تصویروں کی ممانعت قرآن مجید میں کہیں ثابت نہیں اور جن احادیث سے حرمت ثابت ہوئی ہے وہ سب احاد[45] ہیں اور اخبارِ احاد[46] سے قرآن کا حکم منسوخ نہیں ہو سکتا۔

---

41)(بہار شریعت، حصہ 3، مکروہات کا بیان، 1/629، مکتبۃ المدینۃ، سن اشاعت 2008ء)

42)(بہار شریعت، حصہ 3، مکروہات کا بیان، 1/629، مکتبۃ المدینۃ، سن اشاعت 2008ء)

43)(بہار شریعت، حصہ 3، مکروہات کا بیان، 1/629، مکتبۃ المدینۃ، سن اشاعت 2008ء)

44)(بہار شریعت، حصہ 16، زینت کا بیان، 3/596، مکتبۃ المدینۃ، سن اشاعت 2012ء)

45)لفظ "احاد" (جمع: خبرِ واحد) اس حدیث کو کہا جاتا ہے جو ایک یا چند راویوں کے ذریعہ روایت کی جائے، اور وہ حدیث جس کو ایک محدود تعداد کے افراد روایت کریں۔ یہ حدیث اُس حدیث کے برعکس ہوتی ہے جسے بہت بڑی تعداد میں راوی روایت کریں اور جسے تواتر کہتے ہیں۔ (ن اُویسی)

(فتاوی رضویہ، کتاب الحظر والاباحۃ، 85/21، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

46)"اخبارِ احاد" سے مراد وہ تمام احادیث ہیں جو احاد کے درجے میں آتی ہیں۔ یعنی وہ روایات جنہیں ایک یا چند افراد نے روایت کیا ہو اور جو متواتر نہیں ہیں۔ احادیثِ احاد کو اجتہاد، فقہ اور مسائلِ شرعیہ میں قبول کیا جاتا ہے، مگر قرآن کا یا قطعی دلائل کو ان سے منسوخ (رد) نہیں کیا جا سکتا۔ (ن اُویسی)

(فتاوی رضویہ، کتاب الحظر والاباحۃ، 85/21، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

جواب: میں نے مولانا صاحب کو وہی جواب دیا جو اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد ملت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی قدس سرہ نے حضرت مولانا حشمت علی صاحب قادری رضوی لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیا کہ تصویر کی حرمت متواتر ہے مگر وہ احادیث جن سے حرمت ثابت ہوتی ہے وہ سب فرداً فرداً احاد ہیں مجموعہ سے حرمت متواتر ہو جاتی ہے اور قاعدہ اُصولیہ ہے کہ متواتر المعنیٰ حدیث قرآن حکیم کے حکم کو منسوخ کر سکتی ہے جیسے یہاں تصویر کی آیت ''یَعۡمَلُوۡنَ لَه مَا یَشَآءُ مِنۡ مَّحَارِیۡبَ وَ تَمَاثِیۡلَ'' کا حکم ان احادیث سے منسوخ ہوا۔

چونکہ یہ ایک سرسری بحث تھی ''ان شاء المولی العزیز ثم ان شاء رسولہ الکریم ﷺ'' اس کے دوسرے ایڈیشن میں مکمل دلائل پیش کئے جائیں گے۔

۳۰ رجب ۱۳۸۷ھ

اضافہ جدیدہ

ایک اور مجتہد صاحب بولتے ہیں کہ قرآن مجید میں ہے:

قَالَ لَهُمۡ نَبِیُّهُمۡ اِنَّ اٰیَةَ مُلۡکِهٖۤ اَنۡ یَّاۡتِیَکُمُ التَّابُوۡتُ فِیۡهِ سَکِیۡنَةٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ بَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَکَ اٰلُ مُوۡسٰی وَ اٰلُ هٰرُوۡنَ تَحۡمِلُهُ الۡمَلٰٓئِکَةُ ؕ۔ (پارہ ۲، سورۃ البقرہ، آیت ۲۴۸)

اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا کہ اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے۔

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے فرمایا یہ تابوت شمشاد کی ایک لکڑی کا ایک زراندور (جس پر سنہری کا یا سونے کا کام ہو) صندوق تھا جس کا طول تین ہاتھ کا اور عرض دو ہاتھ کا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا اس میں تمام انبیاء علیہم السلام کی تصویریں تھیں ان کے مساکن و مکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور حضور کی دولت سرائے اقدس کی تصویر ایک یاقوت سرخ میں تھی کہ حضور بحالت نماز قیام میں ہیں اور گرد آپ کے اصحاب حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام تصویروں کو دیکھا یہ صندوق وراثۃً منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا آپ اس میں توریت بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی چنانچہ اس تابوت میں الواح توریت کے ٹکڑے بھی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور آپ کے کپڑے اور آپ کی نعلین شریف اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور ان کا عصا اور تھوڑا سا من جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے اور اس سے بنی اسرائیل کے دلوں کو تسکین رہتی تھی۔ آپ کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں متوارث ہوتا چلا آیا جب انہیں کوئی مشکل درپیش ہوتی وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی برکت سے فتح پاتے جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور ان کی بدعملی بہت بڑھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان پر عمالقہ [47] کو مسلط کیا تو وہ ان سے تابوت چھین کر

---

47) ایک عرب قوم جو عمالق کی اولاد سمجھی جاتی ہے اس کا ذکر توریت میں آتا ہے کہ مینار بابل کے واقعہ کے موقع پر خدا نے انہیں عربی زبان سکھائی تھی۔

لے گئے اور اس کو نجس اور گندے مقامات میں رکھا اور اس کی بے حرمتی کی اور ان گستاخیوں کی وجہ سے وہ طرح طرح کے امراض و مصائب میں مبتلا ہوئے ان کی پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں اور انہیں یقین ہوا کہ تابوت کی اہانت ان کی بربادی کا باعث ہے تو انہوں نے تابوت ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو چھوڑ دیا اور فرشتے اس کو بنی اسرائیل کے سامنے طالوت کے پاس لائے اور اس تابوت کا آنا بنی اسرائیل کے لئے طالوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا۔

جواب ۱: اس مضمون سے جاہلوں اور ناواقفوں کو خوب خوش کیا جا سکتا ہے لیکن علمی بددیانتی کی سزا وہی ہے جو علمائے سُوء (دنیادار علما) کی ہے اس لئے کہ آیت میں تصویر (فوٹو) کی نہ تصریح ہے نہ کنایہ ہے نہ اشارہ نہ اقتضا صرف تفاسیر کا بیان اور علم الاصول کو کون ٹھکرا سکتا ہے جبکہ تفاسیر کے مقابلے میں شہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صریح ارشادات ہیں اس سے تو ایک عام انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ کہاں مفسرین کہاں امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

جواب ۲: امام اہل سنت، مجددِ دین وملت، اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں محدث بریلوی قدس سرہ کا جواب جو سوال میں لکھا گیا ہے یہاں چسپاں کیجئے تو مطلب اور زیادہ واضح ہو جاتا ہے۔

ایک اور مجتھد: نامعلوم یہ مجتہد صاحب کون ہیں جن کے رد میں جانشین مفتی اعظم ہند محقق خاندانِ رضویت سیدی علامہ الحاج مفتی محمد اختر رضا خان صاحب (مدظلہ) بریلی شریف "سنی دنیا" بریلی صفحہ ۱۶ تا ۲۹ نومبر ۱۹۸۵ء میں لکھتے ہیں کہ:

(۱) علامہ موصوف رقمطراز ہیں کہ ہر صاحب علم بخوبی واقف ہے کہ جن نصوص میں جاندار کی تصاویر وتماثیل کی حرمت مذکور ہے اس میں اس کے سر بریدہ کر دینے ٹکڑے کر دینے اور پامال کر دینے کی ہدایات بھی ہیں اور اگر وہ جائے امانت میں ہوں تو ان کو رکھ چھوڑنے کی رخصت بھی ہے اس سے اندازہ لگتا ہے کہ تصاویر ممنوعہ وہی ہیں جو حقیقی معنی میں تصاویر ہوں یعنی پائیدار ہوں جنہیں سر بریدہ بھی کیا جا سکے، جن کے عضو مٹائے بھی جا سکیں، جن کے ٹکڑے ہو سکیں اور جنہیں موضع اہانت میں رکھا بھی جا سکے اس پر گذارش ہے کہ جناب کے قول سے اندازہ لگتا ہے جس سے یہ صاف ہے کہ یہ جناب کا محض اندازہ ہے جس پر خود جناب کو یقین نہیں بلکہ یہ محض جناب کا گمان ہے ورنہ جناب یوں فرماتے کہ یقین ہوتا ہے اور نصوص کا عموم جو خود جناب کو مسلم یقینی ہے اور یقین شک سے زائل نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے اس کے مثل یقینی کی حاجت ہے "کما تقرر فی الاصول" تو محض اندازہ سے یہ نتیجہ نکالنا کہ حرمت تصاویر کے نصوص کے عموم میں سرے سے ناپائیدار عکوس داخل ہی نہیں الخ شک سے یقین کو زائل کرنا ہے کہ نہیں ضرور ہے اور شک سے یقین کو زائل کرنا درست۔

(۲) آپ مدعی ہیں کہ تصویر کی وضع پائیدار صورت کے لئے ہے جیسا کہ آپ کے کلمات سے ظاہر ہے مگر اس دعویٰ کا ثبوت محض اندازہ لگنا سے نہیں ہو سکتا بلکہ لازم ہے کہ لغت سے یا شرع کے اس دعویٰ کا ثبوت دیجئے اور شرع سے ثبوت دینا آکد والزام (ذمہ داری وموثر طریقہ) ہے کہ گفتگو حرمت تصاویر میں ہے اور حلت وحرمت احکامِ شرعیہ ہیں۔

(۳) جناب سے سیکھ کر اگر کوئی یوں کہے کہ تصویر ممنوع کی حقیقت شرعیہ یہ ہے کہ وہ کامل ہو اور موضع اہانت میں نہ ہو اس لئے کہ ہر صاحب علم بخوبی واقف ہے کہ جن نصوص میں جاندار کی تصاویر و تماثیل کی حرمت مذکور ہے اس میں اس کے سَربُرِیدَہ (سر الگ) کر دینے، ٹکڑے کر دینے اور پامال کر دینے کی ہدایات بھی ہیں اور اگر وہ جائے اہانت (توہین کے مکام) میں ہوں تو ان کو رکھ چھوڑنے کی رخصت بھی ہے اس سے اندازہ لگتا ہے کہ تصاویر ممنوعہ وہی ہیں جو حقیقی معنی میں تصاویر ہوں لہٰذا تصاویر بنا جسے دیکھ کر معلوم ہو کہ اس کا علیحدہ اعضاء کاٹ دیئے گئے ہیں جائز ہے یونہی سرے سے ایسی تصویر بنانا جائز ہے جو اُفتادَہ (پس ماندہ) ہو اس سے مدعی کا کیا جواب ہو گا اور اس کے ادعاءِ حقیقت (حقیقت کے دعویٰ) کا کیا علاج ہو گا اور جب اندازہ ہی مدار کار (کسی کام کا انحصار، موقوف علیہ) ہے تو اس کا اندازہ کیوں نہ لیا جائے اور آپ کا کیوں لیا جائے۔

(۴) اندازہ ہی اگر چل پڑے تو کسی کو یہ کہنے یہ مجال ہو گی کہ تصویر کی حقیقت شرعیہ وہی ہے جو تمثال ہو یا کپڑے وغیرہ میں بنائی گئی ہو وہی ممنوع ہے عکسی تصویر ممنوع نہیں کہ وہ سرکار کے زمانۂ اقدس میں موجود ہی نہ تھی تو حرمت تصاویر کے نصوص کے عوام میں سرے سے عکسی تصویریں داخل ہی نہیں کہ ان کو نکالنے کے لئے کسی مخصوص کی ضرورت ہو اب آپ ہی فرمائیں کہ اس سے اندازہ اور اس اندازہ کا سَدِّباب کیا ہو گا ہر گز کوئی سدباب نہیں سوائے اس کے کہ عموم حرمت بے پھیر پھاڑ مانئے اور اندازوں سے تخصیص کا دروازہ بند کیجئے۔

(۵) کوئی مانع نہیں کہ ٹی وی کے عکوس کو برقی لکیروں سے سربریدہ عضو بریدہ افتادہ کیا جائے اور جب اس سے کوئی مانع نہیں تو عموم نصوص قائم اور تخصیص باطل لہٰذا ان عکوس کو بھی تصویر کہا جائے گا اور یہ بھی عام صورتوں کی طرح حرام۔

ردالمحتار و طحطاوی علی الدر المختار میں ہے:

أما فعل التصوير فهو غير جائز مطلقا لأنه مضاهاة لخلق الله تعالى كما مر[48]

ردالمحتار اسی میں ہے:

وظاهر كلام النووي في شرح مسلم الإجماع على تحريم تصوير الحيوان وقال وسواء صنعه لما يمتهن أو لغيره فصنعته حرام بكل حال لأن فيه مضاهاة لخلق الله تعالى وسواء كان في ثوب أو بساط أو درهم وإناء وحائط وغيرها[49]

(۶) آپ کے طور پر ٹی وی پر صورت دیکھنا دکھانا تو حرام نہ ہو گا کہ یہ ناپائیدار عکس ہے اور بقول آپ کے تصاویر ممنوعہ وہی ہیں جو حقیقی معنی میں تصاویر ہوں یعنی پائیدار ہوں جنہیں سربریدہ بھی کیا جا سکے جن کے عضو بھی مٹائے جا سکیں، جن کے ٹکڑے ہو سکیں اور جنہیں موضع اہانت میں رکھا جا سکے اور آپ ہی کے بقول ظاہر ہے کہ پائیدار عکوس کے ساتھ ان میں سے کوئی بھی سلوک نہیں کیا جا سکتا اور اس وجہ سے ریڈیو میں اس کا بنانا بھی حرام نہ ہو گا۔

---

48 (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، 648/1، دار الكتب العلمية، سنة النشر: 1412ھ/1992م)

49 (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، 648/1، دار الكتب العلمية، سنة النشر: 1412ھ/1992م)

(۷)مصلی کی پشت پر دیوار میں تصویر جاندار ہو اور سامنے آئینہ ہو جس میں وہ تصویر نظر آئے اس صورت میں جناب کے نزدیک اس کی نماز کا کیا حکم ہے۔ مکروہ تحریمی ہوگی یا نہیں ہوگی تو کیوں حالانکہ اب جو اس کے سامنے ہے وہ تصویر حقیقی آپ کے طور پر نہیں اگر مکروہ تحریمی نہ ہوگی تو اس صورت کا استثناء کتب فقہ سے دکھایئے۔

(۸)مصلی کی پیٹھ کے پیچھے جو تصویر ہے اس پر پردہ پڑا ہے کسی نے پردہ ہٹادیا اور تصویر سامنے آئینہ میں نظر آنے لگی اس کا یہ فعل کیسا ہے جائز یا ناجائز اور اگر ناجائز ہے تو اسی لئے تاکہ مصلی کے سامنے اس تصویر کو ظاہر کرنا جائز نہ تھا تو بدرجہ اولیٰ تصویر بنا کر آئینہ سے ظاہر کرنا حرام۔

(۹)اسی طرح ٹی وی آن کرکے اس کے سامنے نماز پڑھنے کا حکم بتایئے اور کتب مُسْتَنَدَہ(معتبر) سے بَرتَقدِیر(اتفاقی طور پر) جواز سند لایئے اور اگر مکروہ تحریمی بتائیں تو آپ ہی کے منہ سے اقرار ہوگیا کہ وہ ٹی وی کے ان عکوس کے وہی احکام ہیں جو دیگر صورتوں کے ہیں تو نصوص حرمت ان کو عام اور ان کا بنانا بھی حرام۔

(۱۰)اور نصوص حرمت کا عام ہونا خود اس امر کا روشن قرینہ ہے کہ صورت ذی روح جو ایک مخصوص ہیئت کا نام ہے اس کا مفہوم ہر صورت کو شامل ہے خواہ وہ پتھر میں یا کاغذ یا کپڑے یا شیشہ میں ہو لہٰذا شیشہ میں نظر آنے والے عکس کو بھی تصویر و صورت کہا جاتا ہے اور یہ اطلاق حقیقۃً ہے نہ کہ بر سبیل مجاز جیسے انسان کا اطلاق رومی و ترکی اسود وابیض اکبر واصغر پر حقیقی ہے مجازی نہیں تو تصویر و عکس میں حقیقت و مجاز کا علاقہ نہیں کہ باعتبار خدوخال دونوں کی حقیقت ایک ہے اور مجاز و حقیقت کا متائن ہونا ضروری ہے جیسے اسد اور زائد جسے تشبیہاً اسد کہہ دیا جائے اور جب تصویر و عکس مُتَبائِن(ایک دوسرے کی ضد) نہیں بلکہ دونوں کی حقیقت ایک ہے لہٰذا دونوں پر صورت کا اطلاق حقیقتاً ہوتا ہے۔

الصُّورَةُ الشَّكْلُ وَالتِّمْثَالُ الْمُجَسَّمُ[50]

اسی میں ہے:

مُصوِّرة: صيغة المؤنَّث لفاعل صوَّرَ: آلة تنقل صورةَ الأشياء المجسّمة بانبعاث أشعّة ضوئيّة من الأشياء تسقط على عدسة في جزئها الأماميّ، ومن ثمّ إلى شريط أو زجاج حساس في جزئها الخلفي فتطبع عليه الصورة بتأثير الضوء فيه تأثيراً كيماوياً[51]

---

50) ترجمہ: "صورت، شکل اور تمثال (مجسم) ہونا۔" (ن اُویسی)

51) (معجم اللغة العربية المعاصرة، ص و ر، 1335/2، عالم الكتب، الطبعة: الأولى، 1429ھ 2008م)

دیکھیئے صورت کا معنی شکل بتایا جو عام ہے پھر اس پر تمثال مجسم کو تخصیص بعد تعمیم کے طور پر معطوف کیا اور شکل بحکم عموم ممکس بھی شامل تو صورت عکس پر بھی صادق بلکہ عربی میں عکس وصورت کا فرق ہی نہیں لہٰذا عربی میں عکس کو بھی صورت کہتے ہیں اسی لئے کیمرے کے عکس کو بھی صورت کہا اور اردو میں بھی بکثرت عکس پر تصویر وصورت کا اطلاق آتا ہے۔شاعر کہتا ہے: پسینہ موت کا ماتھے پہ آیا آئینہ لاؤ ہم اپنی زندگی کی آخری تصویر دیکھیں گے

نیز کسی نے کہا: دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

نیز کہا: نظر آتی ہے آئینہ میں جیسی جس کی صورت ہے

اور تصویر کو اردو میں عکس بھی کہتے ہیں چنانچہ تصویر سازی کو عکاسی کہتے ہیں اور فوٹو کو عکسی تصویر اور فوٹو آفسیٹ سے چھپے ہوئے کو عکسی کہتے ہیں جس سے ظاہر ہوا کہ عکس وصورت دونوں مترادف ہیں تو دونوں کا بنانا حرام جبکہ جاندار کے عکس وصورت ہوں۔ بحمدہٖ تعالیٰ ہماری عَرض دَاشت (عرضی) سے ثابت ہوا کہ ہمارے فاضل کا تصویر وعکس میں حقیقت ومجاز کا تفرقہ بتانا درست نہیں اور اس بناء پر نصوص حرمت کے عموم سے ٹی وی ریڈیو کے عکوس کو خارج بتانا غلط ہے بلکہ حرمت وصنعت میں نصوص اپنے عموم پر ہیں تو کوئی صورت ان سے خارج نہیں البتہ استعمال کی بعض حالات میں رخصت ہے جیسا کہ ہم نے پہلے ہی گذارش کیا اور جب موصوف وہ تفرقہ باطل تو پائیدار وناپائیدار کا تفرقہ خود ناپائیدار اور نصوص حرمت میں پائیدار کی قید۔

سوال: موجودہ معروف ومتعارف آئینہ بالکل یہ انسانی صنعت گری ہے لہٰذا اس میں بھی عکوس کے ظہور میں قطعی طور پر جعل انسانی کا دخل ہے اس لئے اگرچہ ٹی وی کے آئینہ پر عکوس کے ظہور میں جعل انسانی دخیل ہے جب بھی حکم آئینہ کے عکوس کے حکم کی طرح ہی ہونا چاہیے کیونکہ غیر قادر ناپائیدار ہونے میں دونوں بالکل ایک طرح ہیں۔

جواب: یہ قیاس فاسد ہے اس لئے کہ عام آئینوں میں عکس جبھی نظر آتا ہے جبکہ آدمی آئینہ کے سامنے ہو اور کوئی آڑنہ ہو اور ٹی وی کا آئینہ عام آئینوں کی طرح نہ ہو بلکہ یہ ایک مخصوص آئینہ ہو جس میں عکوس کا ظہور عام آئینوں کی طرح نہیں ہوتا بلکہ شعاعوں کو قابو میں کرکے مختلف اطوار میں منتقل کرکے صورت میں بدلا جاتا ہے تو قطعاً صورت بننے میں جعل انسانی دخیل ہے بخلاف آئینہ کے کہ اس میں شعاعیں کچھ اپنے قابو میں نہیں ہوتیں لہٰذا کوئی یہ نہیں کہتا کہ آئینے کے سامنے کھڑا ہونے والا اپنی صورت بنارہاہے بخلاف اس کے کہ جو کیمرے کے سامنے کھڑا ہو اس کے لئے ضرور کہا جائے گا یہ اپنی تصویر کھچوارہا ہے بخلاف اس کے کہ جو کیمرے کے سامنے اور ٹی وی میں کیمرے کا دخل ضرور ہے جیسا کہ آپ نے خود لکھا ہے تو کیا وجہ ہے کہ عام کیمروں کا عکس حرام ہو اور ٹی وی کے کیمرے کا جائز ہو۔ٹی وی کا آئینہ خاص آئینہ ہے اور جب یہ مخصوص آئینہ ہے تو حکم بھی عام آئینوں سے جدا ہے اور ہونا چاہیے (کہ مفید شک ہے) سے کوئی حکم خود قائل کے نزدیک ثابت نہیں ہوتا اس کے باوجود ریڈیو اور ٹی وی کی تصاویر کے جواز پر جناب کو جَزْم (یقین) ہے اور اس فتویٰ کی اشاعت رسالوں میں بار بار کی گئی اور کپڑے پر گجراتی میں چھاپ کر مسجدوں میں لٹکایا گیا اس پر حیرت ہے اور دلیل کو غیر قار (ناقابلِ اعتبار) وناپائیدار اس پر مکرر عرض ہے کہ یہ تفرقہ ہنوز ثابت نہیں بلکہ یہ جناب کا اپنا خیال ہے جو مسلم نہیں تو اس سے حجت قائم نہیں ہوسکتی اور ہمارے نزدیک تصویر بنانا خواہ پائیدار ہو کہ ناپائیدار مطلقاً حرام اور اس سلسلہ میں مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمۃ کے فتویٰ سے استناد بھی ہم پر حجت نہیں۔ پھر جناب رقمطراز ہیں جس طرح آئینہ کے عکوس کی اصل قریب ریز کرنیں ہیں بلکہ اس طرح ٹی وی کے عکوس کی اصل قریب ریز ہیں اقول مگر آئینہ میں کرنیں بشرط مقابلہ وانتفاء موانع خود پڑتی

ہیں تو صورت نظر آتی ہے اس میں انسان کو کچھ اختیار نہیں ہوتا اور ٹی وی میں یوں نہیں ہوتا ہے بلکہ کیمرہ کرنیں محفوظ کرتا منتقل کرتا پھر صورت میں بدلتا ہے اور اس میں دیگر کیمروں کی طرح بالکل فعل انسانی دخیل ہے تو کیا وجہ ہے کہ ٹی وی کی تصویر کو آئینہ کے عکس پر قیاس کیجئے اور کیمرے کی تصویروں کے مشابہ نہ مانئے حالانکہ کہتے ہیں اس میں کیمرہ دخیل ہے اب اگر ہمارے فاضل گرامی کا آئینہ پر قیاس مان بھی لیا جائے تو کیمرہ اس تصویر پر مداخلت کرتا ہے اب ہمارے فاضل مذکور اس معارض کو دفع فرمائیں یا کیمرے کی سب تصویروں کو جائز فرمائیں پھر یہاں ایک بات قابل لحاظ یہ ہے کہ ہمارے فاضل گرامی ٹی وی کے شیشہ کو آئینہ فرماتے ہیں ہر چند کہ ہم نے ان کے قیاس کو نہ مانا لیکن ان کی موافقت کرتے ہوئے اس شیشہ کے لئے ہمارے قلم سے بھی آئینہ لکھا گیا حالانکہ وہ آئینہ نہیں بلکہ ایک مخصوص شیشہ ہے جس میں نگاہ نافذ نہیں ہوتی نہ اس سے شعاع بصر ٹکرا کر آدمی کا عکس دکھاتی ہے اور بَرقی (بجلی کی قوت سے چلنے والی) لہریں اس میں کارفرما ہوتی ہیں تو لگتا ہے یہ آئینہ ہے مگر اس میں سامنے والی اشیاء کا عکس نظر نہیں آتا بلکہ وہی تصویر چھپتی ہے جو کیمرہ لیتا ہے تو اسے آئینہ کہنا ہی سرے سے صحیح نہیں بلکہ وہ کیمرے کے شیشہ کی طرح ایک شیشہ یا پردۂ فلم کی طرح ہے ''وَ لِلّٰهِ الحَجَّةُ السَّامِيَةُ وَ لَهُ الحَمْدُ وَ آخِرًا وَ ظَاهِرًا وَ بَاطِنًا''[52] فاضل گرامی سے ایک سوال اور کرلوں وہ یہ کہ اگر کوئی ایسی شکل نکل آئے کہ آدمی کے چہرہ کی شعاعوں کا رُخ موڑ دیا جائے یوں کہ کسی آلہ میں ان شعاعوں کو منتقل کیا جائے اور ذی صورت سے ان شعاعوں کا تعلق نہ رہے اور وہ آلہ عام آئینہ کے مقابل ہو اس آئینہ میں اس آدمی کی صورت نظر آئے جو آئینہ کے سامنے نہیں ہے اب اس تصویر کا حکم وہی ہوگا جو عام آئینوں کا عکس ہے یا جدا ہوگا نہ اگر ہاں تو کیوں اور شعاعوں کو رُخ کو موڑنا اور منتقل کرنا کیوں نظر انداز کیا جائے گا اور یہ کہنا کیونکر صحیح ہوگا کہ یہ وہی عکس ہے جو آئینہ سے نظر آتا ہے حالانکہ اب وہ آدمی آئینہ کے سامنے نہیں اور آئینہ میں عکس جبھی اترتا ہے جب کہ آدمی اس کے سامنے ہو اور شعاع میں خود یہ صلاحیت نہیں کہ آدمی کی مخالف سمت میں مُنْعَکِس (ظاہر) ہو تو یہ جو عکس اس آئینہ میں شعاع کے متعاد صلاحیت کے برخلاف نظر آیا اس میں صنع انسان کا دخل یا اس کا شبہ بھی ہے کہ نہیں اور یہ عکس عام عکوس سے (جو آدمی کے آئینہ کے مقابل ہونے کی صورت میں نظر آتے ہیں) مغائر یا شبہ مغائر ہے کہ نہیں مغائر ہے تو ضرور عام جاندار تصویروں کی طرح حرام اور شبہ مغائر ہو تو بھی حرام کہ ''شبهة الشئ'' حقیقت شے کے مشابہہ ہے شرح کنز میں ہے ''الشبهة تشبهه الحقيقة'' اور الرجداہ نہ ہے تو وہ حکم کیا ہے اور ہی حکم ٹی وی کی تصاویر کا ہے کہ نہیں نہیں ہے تو کیوں نہیں اور ہے تو ہمارا مدعیٰ ثابت وللہ الحمد۔ اور جناب کا قیاس زائل اور وہ تفرقہ ناپائیدار و پائیدار باطل لہٰذا اب جو آپ رقمطراز ہیں کہ جس طرح آئینہ کے عکوس متحرک اور غیر قار ہیں الخ پیشگی رد ہوچکا پھر بھی حضرت سے دریافت کیا جائے کہ ایک شخص کسی آدمی کا فوٹو آئینہ میں دکھاتا ہے اُسے دیکھنا جائز ہے کہ نہیں اگر حضرت کے نزدیک اُسے دیکھنا جائز ہے تو اس پر کیا دلیل ہے اور اسی دلیل سے فلم کے پردہ پر نظر آنے والی تصویریں جائز ہونگی یا نہیں اگر نہیں تو وجہ فرق کیا ہے بیان فرمائیں اور اگر جائز نہیں تو کیوں جس طرح آئینہ کے عکوس متحرک و غیر قار ہیں اسی طرح اس فوٹو کا عکس متحرک و غیر قار ہے اور ہمارے فاضل نے یہ جو تحریر فرمایا ہے کہ جس طرح آئینہ میں عکوس کے ظہور کے لئے ریز کا وجود ضروری ہے اسی طرح ٹی وی میں بھی ظہورِ عکوس کے لئے ریز کا وجود ضروری ہے۔ یہ کلام جس کا حاصل آئینہ پر قیاس ہے پہلے سے ممنوع ہے جیسا کہ مفصل طور پر گزارش ہوا یونہی ان کا یہ قول کہ جس طرح آئینہ کے عکوس ظہور میں جعل انسانی کا دخل ہے الخ پہلے ہی ممنوع ہوچکا جیسا کہ پہلے گزارش کیا گیا ''فَتَذَكَّرْ ثُمَّ''[53] اور یہ جو فرمایا کہ جس طرح ریز کے

52) ترجمہ: "اور اللہ کے لیے بلند حجت ہے، اور اسی کے لیے حمد ہے، اور آخر میں، ظاہر میں اور باطن میں۔" (ن اُویسی)

53) ترجمہ: "پھر یاد کرو، پھر۔" (ن اُویسی)

غیر متعلق ہوجانے کی شکل میں ٹی وی سے بھی عکوس غائب ہوجاتے ہیں اور پھر کہیں نہیں رہتے اس طرح ٹی وی سیریز کے غیر متعلق ہوجانے کی شکل میں ٹی وی سے بھی عکوس غائب ہوجاتے ہیں الخ یونہی سہی جیسا آپ نے فرمایا مگر اتنی بات ٹی وی کی تصاویر کے جواز کے لئے کافی نہیں جب کہ دیگر وجوہ مذکورہ ممنوع ہوچکے اور سند ممانعت پیش ہوچکی پہلے ممانعت سابقہ اُٹھایئے پھر ہمارے فاضل گرامی رقمطراز ہیں کہ جس طرح آئینہ میں نظر آنے والے جاندار کے عکوس حکم وثن و معنی بت میں نہیں رکھا جاسکتا اس کے بل پر کوئی کہہ سکے گا کہ ٹی وی میں نظر آنے والا بت دیکھنا جائز ہے اور اسے سجدہ کرنا بت کو سجدہ کرنا نہیں اس لئے کہ بقول ہمارے فاضل کے ٹی وی میں نظر آنے والے عکوس کو بھی حکم وَثَن (مورتی) اور معنی بت میں نہیں رکھا جاسکتا۔ لیجئے بت دیکھنے اسے سجدہ کرنے کی طرف راہ نکل آئی "وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ" اور یہ دلیل کہ یوں ارشاد ہوئی کہ ناپائیدار و غیر قار ہونے میں دونوں بالکل ایک طرح ہیں اور چونکہ پائیداری ہی حقیقی معنوں میں تصویر ہونے کی بنیاد ہے اور وہ دونوں بحکمہ مفقود ہے لٰہذا حرمت و حلت کے تعلق سے بھی دونوں کا حکم ایک ہوگا۔ پہلے ہی بار بار رد ہوچکا وللہ الحمد اور یہ جو جناب نے تحریر فرمایا کہ نیز جس طرح آئینوں کے عکوس کی حرمت کی کوئی نص نہیں بالکل درست ہے آئینوں کے عکوس کی حرمت کی نص کیوں ہو جبکہ حرمت افعال مکلفین سے متعلق ہے اور آئینوں کے عکوس میں فعل انسانی کا دخل نہیں بلکہ اس میں شعاعیں خود مصور ہوجاتی ہیں لٰہذا سرکارِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آئینہ سازی اور آئینہ دیکھنا آج تک معمول اور رائج ہے اور کوئی نہیں سمجھتا کہ آئینہ کے سامنے کھڑا ہونے والا اپنی تصویر بنارہا ہے مگر اس پر ٹی وی کو قیاس کرنا اور یوں کہنا کہ بالکل اس طرح ٹی وی کے عکوس آئینہ کے عکوس کی طرح نہیں نہ خود ٹی وی آئینہ ہے "کما بُنِیَ من قبل وَلِلّٰہِ الحمدُ"(54) پھر فاضل نے جو احتمالات نکالے ہیں ہمیں ان کے متعلق یہی کہنا ہے کہ ہم عکس و صورت کے بَابَت (بارے میں) اپنا فیصلہ پہلے لکھ آئے ہمارے الفاظ پھر یاد فرمایئے ہم نے لکھا صورت ذی روح جو ایک مخصوص ہیئت کا نام ہے ہر صورت کو شامل ہے خواہ وہ پتھر میں ہو یا کاغذ یا کپڑے یا شیشہ میں ہو لٰہذا شیشہ میں نظر آنے والے عکس کو بھی تصویر صورت کہا جاتا ہے اور یہ اطلاق حقیقۃ ہے نہ کہ بر سبیل مجاز "ان قلنا" ظاہر ہو کہ عکس و صورت دونوں مترادف ہیں تو ہمارے فاضل کا یہ قول کہ پہلا تو یہ کہ عکس عام ہو اور تصویر خاص الخ ہمارے نزدیک درست نہیں اور پائیدار و ناپائیدار عکوس پر تصویر کا اطلاق بطورِ اشتراک لفظی نہیں کہ پائیدار اور ناپائیدار دونوں صورت کے مفہوم عام کے فرد ہیں تو ان پر تصویر صورت کا اطلاق بطورِ اشتراک معنوی ہے نہ کہ بطورِ اشتراک لفظی یہاں سے ظاہر ہوا کہ ہمارے فاضل کا یہ قول کہ دوسرا احتمال یہ ہے کہ تصویر کا اطلاق پائیدار اور ناپائیدار دونوں طرح کے عکوس پر بطورِ اشتراک لفظی ہو خطائے بین ہے اور ہمارے فاضل نے سابقہ عبارت کے متصل یہ جو لکھا کہ اس صورت میں عندالاطلاق تصویر کے متعدد معنی میں سے کوئی ایک ہی معنی مراد ہوگا الخ یہ اسی صورت میں بن سکتا ہے کہ تصویر و عکس میں اشتراک لفظی ہو اور جب کہ وہاں اشتراک لفظی نہیں بلکہ اشتراک معنوی ہے تو کوئی مانع نہیں ہے کہ تصویر و عکس دونوں مراد ہوں اور جب کوئی مانع نہیں تو صورت دونوں کا شامل اور دائرہ حرمت میں دونوں داخل تو نصوص حرمت سے نہ تو پائیدار عکس خارج نہ ہی جعلی ناپائیدار باہر۔ ہمارے فاضل نے جو تیسرا احتمال عکس و تصویر میں بتائیں کا ذکر کیا ہے وہ ہمارا مختار نہیں لٰہذا اس سے ہمیں بحث نہیں اور اس کا رد ہم پہلے کر آئے البتہ چوتھا احتمال جو ہمارے فاضل نے ذکر کیا یہ کہ دونوں میں تساوی کی نسبت ہو ہم نے اس کو پہلے ہی اختیار کیا جیسا کہ ہمارے گذشتہ کلام سے ظاہر ہے اور بے شک جیسا کہ فاضل موصوف نے کہا اس صورت میں حرمت تصاویر کے نصوص پائیدار اور ناپائیدار عکوس کو شامل ہوں گے مگر فاضل مذکور کا اس پر یہ کہنا کہ لٰہذا آئینوں کے عکوس بھی قطعی حرام قرار پائیں گے

54) ترجمہ: "جیسے پہلے بنایا گیا، اور اللہ کے لیے ہی حمد ہے۔"۔(ن اُویسی)

صحیح نہیں اس لئے کہ گفتگو عکوس مصنوعہ میں ہے اور آئینہ کے عکوس مصنوعہ انسان نہیں لہٰذا وہ سرے سے نصوص حرمت میں داخل ہی نہیں کہ حرام قرار پائیں یا انہیں کسی دلیل سے ضابطہ حرمت سے نکالنے کی حاجت ہو تو فاضل مذکور کا یہ کہنا کہ اب اگر آئینوں کے عکوس کو ضابطہ حرمت سے نکالنے کے لئے کوئی ایسی مضبوط دلیل پیش کی گئی جو نصوص حرمت کے عموم کی مخصص بن سکی الخ خود سقط ہے اگر بغرض غلط آئینوں کے عکوس کو مصنوعہ انسان مان لیں تو تعامل کی بناء پر بر خلاف قیاس آئینوں کے عکوس ضابطہ حرمت سے خارج قرار پائے گے اور جو بر خلاف قیاس ثابت ہو اُس پر دوسرے کو قیاس کرنا صحیح نہیں تو فاضل مذکور یہ قیاس کہ پھر ناپائیدار عکوس خلت تخصیص میں اشتراک کے سبب دائرۂ حرمت سے نکل جائیں گے نادرست ہے فاضل مذکور نے عکس و تصویر میں عام خاص من وجہہ کی جو نسبت کا احتمال قائم کیا ہے وہ بھی ہمارا مختار نہیں تو پھر اس پر کلام کی حاجت نہیں اور ہمارے فاضل نے یہ جو فرمایا کہ ویڈیو کیسٹ میں نہ تصویر ہوتی ہے نہ عکس اس میں صرف ریز ہوتے ہیں الخ اس پر معروض ہے کہ اگر اس میں تصویر نہیں ہوتی تو اس میں ریز بھی نہیں ہوتے حالانکہ تصویر نہ ہونا مستفد ہے کہ شعاع جب کسی شیشہ یا ریل میں پڑتی ہے شعاع نہیں رہتی بلکہ صورت بن جاتی ہے چنانچہ کیمرے میں اسی طرح پر تصویر بنتی ہے کہ شعاع کیمرے میں اگلے حصہ کے شیشہ سے منتقل ہو کر پچھلے حصہ میں جو ریل یا شیشہ ہوتا ہے اس پر پڑتی ہے پھر روشنی کی کیمیائی تاثر سے اس میں تصویر بن جاتی ہے لہٰذا ضروری ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں شعاع صورت پکڑے اگرچہ وہ اس قدر چھوٹی ہو کہ بغیر خوردبین کے دکھائی نہ دے جیسا کہ ہم نے بعض اجلہ مطلعین سے سنا یا شعاع چھوٹے نقطوں میں متشکل ہو جائے جیسا بعض نقات نے بیان کیا اور بہر حال یہ دعویٰ کہ اس میں صرف ریز ہوتے ہیں ممنوع ہے کہ خلاف مشاہدہ ہے اور اس دعویٰ کے ممنوع ہونے کی سند خود ہمارے فاضل کے کلام میں موجود ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ویڈیو کیسٹ میں نہ تصویر ہوتی ہے نہ عکس جس سے ظاہر ہے کہ جیسا ویڈیو کیسٹ میں عکس ہی نہیں ہوتا حالانکہ عکس وہی شعاع ہے جو ذی صورت کے ساتھ قائم ہو اور آئینہ میں منعکس ہو تو اس میں یہ ریز کیونکر ہوں گے اس پر اگر فرمائیں کہ مُجرَّد (وجود بے جسم) شعاع ہوتی ہے تو یہ دعویٰ ممنوع ہو گا کہ خلاف ظاہر و معتاد ہے اس لئے کہ شعاع جس شیشہ وغیرہ میں نافذ ہوتی ہے اس میں نہیں رہتی اور جس میں نافذ نہیں ہوتی اُس میں مُتَشَکِّل (شکل اختیار) ہو جاتی ہے تو ریز کا ہونا اور عکس و صورت کا نہ ہونا غیر مسلم اور خود انہیں فاضل کے کلام میں اس کے بطلان پر روشن دلیل موجود پھر موصوف سے پوچھئے کہ اگر مُجرَّد ریز ہوتے ہیں تو کس شکل میں ہوتے ہیں یا کسی شکل میں نہیں ہوتے اور ان ریز سے تصویر کیسے بن جاتی ہے حالانکہ اب یہ ریز جناب کے طور پر ذی صورت سے جدا ہو گئیں اور آئینہ میں ریز سے صورت جبھی نظر آتی ہے جبکہ ذی صورت کے تابع ہو اور اب جناب کے طور پر یہ ریز ذی صورت کے تابع نہ رہے تو ان میں حسب معتاد صورت بننے کی صلاحیت ہی نہ رہی اب یا تو یہ مانئے کہ یہ ریز ہی نہیں اور یہی واقعہ ہے کہ ریز تابع و عرض ہے اور تابع بے متبوع و عرض بے معروض نہیں ہو سکتا یا یہ کہیں کہ ان ریز سے صورت بننے میں صنع انسان کا دخل ہے بہر حال تصویر سازی ثابت اور آئینہ پر قیاس باطل بلکہ ضرور اس میں چھوٹی صورت یا نقطے ہوتے ہیں جنہیں ٹی وی میں بڑا اور نمایاں کر کے دکھایا جاتا ہے اور یہ سب کھلی تصویر سازی ہے وَلِلّٰهِ الحَجَّةُ السَّامِيَةُ[55] اور ہم نے سوالات میں اور اس جواب میں جہاں ریز کرنیں کہا ہے وہ محض فاضل ممدوح کے ساتھ تنزل و مجازات اور مجاز کے طور پر کہا ہے ہاں آئینہ میں جو شعاع منعکس ہوتی وہ حقیقۃً شعاع نہیں جو عدم نفوذ کے سبب عکس ہو کر نمایاں ہوئی اسی لئے وہ ذوالصورۃ کے تابع ہے اور اسی کے لئے مقابلہ ذوالصورۃ لازم ہے چنانچہ ہمارے فاضل نے بھی فرمایا۔

[55] ترجمہ: "اللہ تعالی کے لئے ہی اونچی برہان ہے"۔(ع ضیائی)

یہ حقیقت ہے کہ عکوس وظلال اپنے ارباب کے تابع ہیں جس سے ظاہر ہے کہ ان عکوس کا اپنا کوئی وجود نہیں بلکہ ان کا وجود ان کے ذوالصورۃ کے ساتھ قائم ہیں جیسے سپیدی جو دیوار کے ساتھ قائم ہے اور ویڈیو میں جو کچھ محفوظ ہے وہ فاضل گرامی کے طور پر ریز ہوں یا چھوٹی صورت یا نقلے یا کوئی بلا ہو وہ ذوالصورۃ کے تابع ہی نہیں بلکہ جو ہر ہے جو مصنوع انسان ہے تو اس کو ریز پر اور اس کے عکوس کو آئینہ کے عکوس پر قیاس کرنا صحیح نہیں اور فاضل گرامی کا یہ کہنا کہ مگر ایک درمیانی کڑی جو بھی نظر انداز کر دینا مناسب نہیں وہ یہ کہ عکوس تابع ہیں ریز کے اور ریز تابع ہیں ذی صورت کے انہیں کچھ مفید نہیں نہ ہمیں کچھ مضر اور یہ جو کہا کہ عکوس تابع ہیں ریز کے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عکوس کی حقیقت کچھ اور ہے اور ریز کی حقیقت اور ہے اس معنی پر یہ دعویٰ صحیح نہیں کہ آئینہ کے عکوس حقیقۃً وشعاع ہی ہیں جو ذوالصورۃ سے نکلی اور آئینہ میں منعکس ہو کر نظر آئی تو آئینہ کے عکس اور مجرد شعاع میں حقیقت کا اختلاف نہیں ہاں تشکل وعدم تشکل سے ضرور ایک گونہ اختلاف ہے جو اعتباری ہے اور اس پر جو دعویٰ مبنی ہے وہ بھی امر اعتباری کا دعویٰ ہے ورنہ عکوس آئینہ حقیقۃً ذوالصورۃ کے تابع ہیں اور ان کی اصل وہی ذوالصورۃ ہے اور یہ عکوس وہی شعاع ہیں جو ذی صورت کے ساتھ قائم اور آئینہ میں منعکس ہے نہ کہ شعاع کو محض عرض غیر قائم بنفسہ ہے اور اپنے وجود میں ذی صورت کی محتاج ہے تو شعاع (ریز) جب بھی ہوں گے ذوالصورۃ کے ساتھ ہوں گے اور جبھی منعکس ہوں گے جب ذوالصورۃ آئینہ کے مقابل ہو تو فاضل ممدوح نے یہ جو فرمایا کہ پہلے ریز کے مرآۃ (دوربین) کے سامنے ہونے کے لئے ضروری تھا کہ ذی صورت مرآۃ کے روبرو ہو اور دونوں کے درمیان کوئی حجاب نہ ہو اس پر معروض ہے کہ جی اب بھی یہ ضروری ہے ورنہ ریز کا مرآۃ کے سامنے ہونا درکنار خود ریز ہی نہ ہوں گی کہ ریز ذی صورت سے جدا ہو کر کبھی نہ پائے جائیں گے اور وہ جو سائنس نے محفوظ کیا ہرگز وہ ریز نہیں جو ذی صورت کے تابع ہوتی ہے اسے ریز سمجھنا سائنس دانوں کے خود فریبی ہے تو فاضل ممدوح کا یہ قول کہ لیکن جب سے سائنسی ترقی نے ان ریز کو محفوظ کر لینے کی صورت نکال لی ہے الخ نادرست ہے جب کہ ریز سے اس کا حقیق معنی مراد ہو اور ظاہر یہی ہے کہ فاضل ممدوح کی مراد ہی حقیقی معنی ہے اسی لئے وہ جو ویڈیو میں محفوظ ہے اسے ذی صورت کے ریز اور ویڈیو کے اشکال کو آئینوں کے عکوس پر قیاس فرماتے ہیں اور اگر حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ ویڈیو کی محفوظ شدہ کو مجازاً باعتبار ماکان ریز فرمایا ہے تو اس معنی پر ریز کا اطلاق اس محفوظ شدہ پر صحیح ہے لیکن اب پھر وہی بات ہے کہ یہ محفوظ شدہ اپنی حقیقت میں اس ریز سے مختلف ہے کہ یہ ذی صورت کے تابع نہیں ہے اور وہ ذی صورت کے تابع ہے اور جو ویڈیو میں محفوظ ہے اس میں ضرور صنع انسانی دخیل ہے تو یہ مفوع انسان ہے اور وہ شعاع (ریز) جو ذی صورت کے ساتھ قائم ہے مصنوع انسان نہیں تو جو مصنوع انسان سے بنے گا وہ ضرور انسان کا بنایا ہوا قرار پائے گا اور اس پر ضرور احکامِ شرع جاری ہوں گے اور مصنوع انسان کا غیر مصنوع انسان پر قیاس کرنا ہرگز کسی طرح درست نہ ہو گا پھر فاضل ممدوح نے جملہ گذشتہ کے متصل لکھا اسی فلسفہ کے تحت کہ عکوس کے اصل قریب ریز ہیں نہ کہ ذی صورت اقول ہم پہلے عرض کر آئے کہ عکوس آئینہ حقیقۃً ذوالصورۃ کے تابع ہیں اور ان کی اصل وہی ذوالصورۃ ہے اور یہ عکوس وہی شعاع ہیں جو ذی صورت کے ساتھ قائم اور آئینہ میں منعکس ہے نہ کہ شعاع کہ محض عرض غیر قائم بنفسہ ہے اور اپنے وجود میں ذی صورت کی محتاج ہے تو ہمارے نزدیک یہ دعویٰ ممنوع ہے اور اس کا رد ہم پیشگی (پہلے ہی) کر چکے ہیں اور بتا چکے ہیں کہ عکس وشعاع میں فرق محض اعتباری ہے ورنہ دونوں کی حقیقت ایک ہے اور عکس آئینہ کی اصل وہی ذی صورت ہے جو سائنسی آلات سے جو عکس بنتا ہے اس کی اصل وہ ریز جو ذی صورت کے ساتھ قائم ہے اور اس سے جدا ہو کر نہیں پائی جاسکتی کیونکر ہو سکتی ہے حالانکہ وہ ریز تو اصلاً عکس آئینہ ہی کی اصل نہیں بلکہ وہ اور عکس آئینہ متحد بالحقیقۃ ہیں تو ان ریز پر ویڈیو میں محفوظ شدہ کو قیاس کرنا اور عکس آئینہ پر ویڈیو کے عکس کو قیاس کرنا اختیاری کو غیر اختیاری پر قیاس کرنا ہے میں یہ بھولا کہ ہمارے فاضل تو ویڈیو کے محفوظ شدہ پر ریز کا

اطلاق اس کے حقیقی معنی پر کر رہے ہیں تو قطعاً وہی ریز ان کی مراد ہیں جو ذی صورت کے ساتھ قائم ہیں اب آئینہ پر انہیں قیاس کی کیا حاجت بلکہ صاف کیوں نہیں کہتے کہ ویڈیو اور ٹی وی کے عکوس بعینہٖ آئینہ کے عکوس ہیں مگر یہ کہ ان کے آڑے ان کا کہا آرہا ہے اور وہ یہ عبارت ہے جو گزشتہ سے متصل ارشاد ہوئی کہ تو جب ہم ان ریز کو ٹیپ کرلیں گے تو پھر عکوس کے ظہور کے لئے ذی ورت کا مرآۃ کے روبرو ہونا ضروری نہ رہ جائے گا جی مرآۃ کے روبرو ہونا ضروری نہ رہ جائے گا مگر اب نہ ٹی وی کا شیشہ آئینہ نہ وہ عکوس، عکوس آئینہ نہ وہ ریز ٹیپ ہونے کے قابل کہ عرض و معروض ناقابل وجود اور اتنی بات تو خود فاضل ممدوح کے اقرار سے روشن کہ ٹی وی کے عکوس بعینہٖ نہ آئینہ کے عکوس ہیں نہ ان کے مثل ہیں کہ وہ فرما چکے کہ مرآۃ کے روبرو ہونا ضروری نہ رہ جائے گا لہٰذا فاضل گرامی ہی کے بقول عبارت میں قدرے تصرف کے ساتھ اب حقیقت حال کی صحیح تعبیر یہ ہوئی کہ یہ قدیم صورت تھی کہ رائی (دیکھنے والا) جب تک مرآۃ کے سامنے ہے مرئی (وہ جسے دیکھ سکیں، دیکھا ہوا) ہے اس کے ہٹتے ہی مرئی ہونا مفقود مگر جدید ترجمہ نے ثابت کر دیا کہ مرئی ہونے کے لئے اب ذی صورت کا سامنے ہونا ضروری نہیں ہے اس لئے کہ ویڈیو میں عکس کی اصل محفوظ کرلی جاتی ہے اور جب چاہو دیکھی جاسکتی ہے اور ٹی وی سے بھی کیمرے کے ذریعہ عکس کو کھینچ کر اسے مختلف اطوار میں منتقل کر کے عکس دکھایا جاسکتا ہے اور جب یہ چیز مشاہدے میں آچکی تو اس سے انکار بھی ممکن نہیں کہ اس میں جعل انسانی دخیل ہے بخلاف عکوس آئینہ کے ان میں جعل انسانی دخیل نہیں تو بعینہٖ عکس کہنا بھی مشکل اور آئینہ پر قیاس بھی باطل اور اس راہ میں خود فاضل ممدوح کا لکھا (بخلاف ریز کے کہ وہ ذی صورت کے ساتھ قائم ہے لہٰذا یہ جو فاضل نے فرمایا اس کو یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ گراموفون وغیرہ کی ایجاد سے پہلے ہم کسی کی آواز اسی وقت تک سن سکتے تھے جب تک وہ بولتا ہے الخ) ''وَ لِلّٰهِ الحمدُ وَ لَهُ الحَجَّةُ السَّامِيَةُ''[56] اب ایک ہی سبیل ہے کہ ان عکوس کو آئینہ کے عکوس سے جدا جانیں اور ان میں جعل انسانی کا دخل تو خود ان کو مسلم ہے اور مُغائِر (برعکس) ہونے کا اقرار بھی مُماثلت (مشابہت) بتانے کی کوشش بسیار کے باوجود ان کے قلم سے ہو جاتا ہے چنانچہ وہ مزید لکھتے ہیں کہ یہ صحیح ہے کہ کیسٹوں میں ٹیپ شدہ ریز نہ عکوس ہیں نہ تصاویر لیکن ریز میں یہ صلاحیت ہے کہ ٹی وی بکس میں لگا ہوا آلہ ان کو ذی صورت کے عکوس میں منتقل کرنا بالکل فعل انسان ہے اور قطعی تصویر سازی ہے پھر بھی آئینہ کے عکوس پر قیاس سلامت ہے حالانکہ آئینہ میں عکس انسان بناتا نہیں ہے پھر یہاں عکس آئینہ سے مُغائِرَت (مخالفت) یوں بھی ہے کہ ٹی وی میں پہلے عکس بنتا ہے پھر اس شیشہ سے نظر آتا ہے جسے آپ آئینہ فرماتے اور آئینہ میں ایسا نہیں ہوتا۔

ہمارے فاضل گرامی آگے فرماتے ہیں جیسے ہر ناتراشیدہ پتھر میں بالقصہ جاندار کا مجسمہ ہونے کی صلاحیت ہے مگر صرف اس صلاحیت کی بناء پر اسے نہ بالفعل مجسمہ کہا جاسکتا ہے اور نہ اس پر مجسموں کے احکام نافذ کرسکتے ہیں درست ہے مگر یہ تو فرمایئے کہ اس کا مدعی کون ہوا کہ ناتراشیدہ پتھر مجسمہ بننے سے پہلے مجسمہ ہے اور اس کے وہی احکام ہیں جو مجسمے کے ہیں اور اگر کوئی اس کا مدعی نہیں ہے تو یہ بات کہنے سے کیا حاصل ہاں اتنی بات ضروری بتاتے چلئے کہ بت بنانے کے لئے پتھر رکھنا تراشنا جائز ہے یا ناجائز؟ جائز ہے تو کیا وجہ ہے کہ آدمی کے قصد کو یہاں نظر انداز کیا گیا حالانکہ ہم سب کے سید و سردار سرکارِ ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (إِنَّمَا) الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى[57]

---

[56]) ترجمہ: "اور اللہ کے لیے ہی حمد ہے، اور اسی کے لیے بلند حجت ہے۔۔"۔(ن اُویسی)

[57]) (صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب ما جاء إن الأعمال بالنية والحسبة ولكل امرئ ما نوى، 30/1، الحديث54، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414ھ/1993م)

ترجمہ: "بیشک اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔"۔(ن اُویسی)

اور اسی حدیث جلیل سے اخذ کرکے علماء نے قاعدۂ کلیہ ارشاد فرمایا''الأمور بمقاصدها''[58] اور ناجائز ہے تو اسی طرح اپنے ویڈیو کی ٹیپ شدہ ریز بزعم خود کو ناجائز کیوں نہیں کہتے یہاں سے ظاہر ہوا کہ حکم حرمت کچھ بالفعل جاندار کی صورت ہی میں منحصر نہیں بلکہ جو اس کا وسیلہ ہو گا وہ بھی حرام ہو گا اگرچہ صورت بننے سے پہلے اس پر صورتِ جاندار کے احکام مخصوصہ نافذ ہوں وللہ الحمد پھر صورت و مجسمہ بننے سے پہلے اس کے احکام جاری نہ ہوں تو نہ ہوں مگر صورت بننے کے بعد تو وہی احکام جاری ہوں گے اور ویڈیو اور ٹی وی کے عکوس میں جعل انسانی تو جناب کو مسلم ہے تو ضرور وہ حرام ہوں گے پھر اس دعویٰ سے کیا فائدہ۔ پھر فاضل گرامی لکھتے ہیں یہ صحیح ہے کہ عکوس وظلال اپنے ارباب کے تابع ہیں جس طرح کہ رائی جب تک مرآۃ کے سامنے ہے مرئی ہے اس کے ہٹتے ہی اس کا مرئی ہونا مفقود بس مرآۃ ہی مرآۃ مرئی ہے ویڈیو سے قطع نظر ٹی وی کے عکوس کا بھی یہی حال ہے الیٰ قولہ اس کے کیمرے کے سامنے سے ہٹتے ہی اس کا مرئی ہونا مفقود (ختم) ہو جاتا ہے بس ٹی وی ہی ٹی وی مرئی رہ جاتا ہے وائر کٹ والی صورت میں ہوتا یہ ہے کہ مثلاً آپ کیمرے کے سامنے کھڑے ہو گئے اس کے ذریعہ آپ کے ریز ٹی وی ٹاور تک پہنچ گئے۔ ٹی وی ٹاور نے انہیں ٹی وی بکس تک پہونچا دیا اور پھر ٹی وی بکس کے آلات نے انہیں متحرک عکوس کی شکل میں ظاہر کر دیا اس کا بھی حاصل وہی آئینہ پر قیاس ہے جو بارہا رد ہو چکا پھر گزارش ہے کہ یہ قیاس ممنوع ہے اولاً آئینہ میں ریز بے صنع انسان پڑی ہیں اور کیمرے میں بے صنع انسان نہیں پڑتیں۔ ثانیاً آئینہ میں جو ریز پڑتی ہیں وہ ذی صورت کے تابع ہوتی ہیں اور کیمرہ جو محفوظ کرتا بھیجتا ہے وہ ذی صورت کے تابع نہیں ہوتا ورنہ بے شرط مقابلہ عکس نہ بنتا تو یہ وہ ریز ہی نہیں جو آئینہ میں پڑتی ہے بلکہ اس سے جداگانہ کوئی بلا ہے اور اس پر شاہد عدل ہے کہ کیمرے کے ذریعے جو تصویر لی جاتی ہے اس میں محض ذی صورت کی شعاع کافی نہیں ہوتی بلکہ اس میں روشنی کیمیائی تاثیر شامل ہوتی ہے۔ یہ عام کیمروں کا حال ہے اور ٹی وی کے کیمرے میں بہت زیادہ روشنی درکار ہوتی ہے تو جب اس میں روشنی کی تاثیر بھی شامل ہو گئی تو اب ذی صورت کی شعاع نہ رہی بلکہ اس سے جداگانہ شے بن گئی جن کے بننے میں صنع انسانی کا دخل ہے تو اسے آئینہ ٹی وی کے عکوس کی اصل قریب بتانا غلط ہے۔ ثالثاً ٹی وی کے وہ ریز خود عکس نہیں بنتے بلکہ ٹی وی کے آلات انہیں عکس میں بدلتے ہیں اگر وہ آلات نہ ہوں تو ٹی وی کے شیشہ پر کچھ نظر نہ آئے اور آئینہ میں ذی صورت کی شعاعیں کسی آلہ کی محتاج نہیں ہوتیں جو انہیں عکس میں بدلے تو آپ ہی کا قول کھلا اقرار ہے کہ ٹی وی کی یہ ریز نہ ذی صورت کی ریز ہیں نہ ٹی وی کا شیشہ آئینہ نہ اس میں چمکتا عکس عکس آئینہ بلکہ قطعاً اس کے بننے میں جعل انسانی دخیل ہے اور اس عکس کو ذی صورت کے تابع بتانا غلط کہ ذی صورت کے تابع وہی عکس ہے جو بشرط مقابلہ ذی صورت بے جعل جاعل آئینہ سے نظر آئے نہ کہ وہ جسے انسان بنائے تو یہ کہنا کہ ٹی وی کے عکوس بھی بنیادی طور پر اپنے ارباب ہی کے تابع ہوئے نادرست اور جب صنع انسانی کا دخل عکس میں موجود تو آئینی مماثلت جو فاضل گرامی نے یوں ظاہر کی کہ اب آپ جب کیمرے کے سامنے سے ہٹ گئے تو ٹی وی تک ریز پہنچنے کا سلسلہ ٹوٹ گیا لہٰذا ٹی وی سے آپ کا عکس ہو گیا باوجود صنع انسانی جواز کے لئے ہر گز کافی نہیں وللہ الحمد اور جب ٹی وی کے عکوس ہی کے مثل عکوس آئینہ ہونے میں کلام ہے تو ویڈیو کے عکوس کو عکوس آئینہ کے مثل کیونکر مان لیا جائے جب کہ وہاں آئینہ کے عکس سے مغائر (مختلف) تاور بھی زیادہ موجود ہے چنانچہ فاضل گرامی ویڈیو کے بارے میں خود فرماتے ہیں۔ اب ٹی وی پر ظہورِ عکس میں ان عکوس کی اصل بعید یعنی ذی صورت کے وجود کی بھی ضرورت نہ رہ گئی ورنہ یہ ہم پہلے ہی عرض کر چکے ہیں کہ ذی صورت کے ریز کہ اس کے تابع ہیں وہ بغیر ذی صورت ہو ہی نہیں سکتے تو انہیں ٹیپ کرنا کیوں کر مُتَصَوَّر (جو صورت قابل امکان) ہے اور یہ بھی ہم نے پہلے ہی بتا دیا کہ عکس آئینہ کی اصل وہی ذی صورت ہے نہ کہ وہ ریز جو عکس آئینہ کے ساتھ متحد بالحقیقۃ

---

[58]) (الإكليل في استنباط التنزيل، لتفسير سورة سورة آل عمران، 73/1، قوله تعالى: وما كان لنفس أن تموت الخ، دار الكتب العلمية، سنة النشر: 1401ھ 1981م)

ہیں تو فاضل نے خط کشیدہ جملہ سے پہلے جو کہا کہ ویڈیو کی ایجاد سے صرف اتنا ہوا کہ ٹی وی بکس تک بے روک ٹوک پہنچنے والے ریز کو ٹیپ کر لینے کی صورت نکال لی گئی اور چونکہ یہی ریز آئینہ ٹی وی کے عکوس کی اصل قریب ہیں تو جب ان کے محفوظ کر لینے کی صورت پر قابو پالیا گیا الخ بار بار دہو چکا واللہ الحمد پھر فاضل گرامی فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ بڑی ناقابل فہم اور ناقابل تسلیم بات ہے کہ اگر ریز بے روک ٹوٹ ٹی وی میں پہنچیں تو ٹی وی کے متحرک عکوس کلوس رہیں اور یہی ریز روک کر پہنچائے جائیں تو یہ عکوس نہ رہیں وہ عکس جو تصویر ہے اور وہ عکس جو تصویر نہیں ہے ان کے درمیان مابہ الامتیاز خود ان عکوس کی پائیداری وناپائیداری ہے ریز کو ٹیپ کر لینے سے عکس تصویر نہیں بن جائے گا اس عبارت میں جو الزام ہے وہ ہم پر نہیں آتا کہ ہمارے نزدیک کوئی فرق عکس و صورت میں نہیں دونوں ایک ہیں اور دونوں کا بنانا حرام ہے اور پائیدار وناپائیدار کا تفرقہ ثابت کرنا ہمارے فاضل کے ذمہ ادھار ہے بحمدہ تعالیٰ فاضل گرامی کے دسوں مفروضات کا جنہیں انہوں نے تواضعاً معروضات فرمایا ہے جو بحسن وخوبی تمام ہوا واللہ الحمد علی التمام ان کے بعد ہمارے فاضل گرامی زید مجدہ السامی نے کچھ جملے تحریر فرمائے ہیں جن کا جواب دینا تو درکنار ہم انہیں نقل بھی نہیں کرنا چاہتے البتہ ان کے سوالات کے جوابات حاضر کرتا ہوں علامہ ممدوح کا پہلا سوال ہے۔

ویڈیو کیسٹ میں ٹیپ شدہ پائیدار ریز کا تصویر ہونا ثابت کیجئے اور ثابت نہ کرنے کی صورت میں ان غیر جاندار ریز کو ٹیپ کر لینے کی حرمت کی دلیل پیش کیجئے۔

الجواب نمبر ۱: میں اس بات کا مدعی ہی کب ہوں کہ آپ کے ویڈیو کیسٹ میں ٹیپ شدہ محض تصویر ہے اور شے نہیں میں تو جناب کے اس دعویٰ کا مانع ہوں کہ ویڈیو کیسٹ میں وہ ریز محفوظ ہوتے ہیں جو آئینہ میں پڑ کر منعکس ہو جاتے ہیں میرے الفاظ پھر سنیئے آپ کے دعویٰ ویڈیو کیسٹ میں نہ تصویر ہوتی ہے نہ عکس اُس میں صرف ریز ہوتے ہیں کی ممانعت میں کہا اس پر معروض ہے کہ اگر اس میں تصویر نہیں ہوتی تو اس میں ریز بھی نہیں ہوتے الی قولنا (قول کے مطابق) ضروری ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں شعاع پکڑے اگرچہ وہ اس قدر چھوٹی ہو کہ بغیر خوردبین کے دکھائی نہ دے یا شعاع چھوٹے نقطوں میں متشکل ہو جائے بہرحال یہ دعویٰ کہ اس میں صرف ریز ہوتے ہیں ممنوع ہے کہ خلاف مشاہدہ ہے نیز کہا اور ویڈیو میں جو کچھ محفوظ ہوتا ہے وہ فاضل گرامی کے طور پر ریز ہوں یا چھوٹی صورت یا نقطے یا کوئی بلا ہو میری ان عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ ویڈیو میں محفوظ شے یا صورت خوردبینی یا چھوٹے چھوٹے نقطے یا کچھ اور مگر وہ محفوظ آئینہ کی ریز نہیں ہے اور جب میں علی الیقین اس محفوظ شدہ کو صورت نہیں کہتا تو مجھ سے سوال کہ تصویر ہونا ثابت کیجئے کیا معنی شاید جناب نے یہ سمجھا ہے کہ وہ عکوس مصنوعہ جبھی حرام ہوں گے جب ویڈیو کیسٹ میں تصویر ہونا ثابت ہو جائے مگر ایسا نہیں وہ جو ویڈیو کیسٹ میں محفوظ ہے آخر کار سائنسی آلات کی کارفرمائی سے صورت بن کر ٹی وی سے نظر آتا ہے تو اس سے جو بنتا ہے وہ بھی حرام اور یہ محفوظ شدہ بھی حرام کہ اس صورت میں حرام کا وسیلہ اور مادہ ہے۔

لِأَنَّ الْأُمُورَ بِمَقَاصِدِهَا كَمَا صَرَّحَ بِهِ الْعُلَمَاءُ وَقَدْ تَقَدَّمَ مِنْ قَبْلُ. وَاللّٰهُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ [59]

[59] ترجمہ: "کیونکہ معاملات اپنے مقاصد کے مطابق ہوتے ہیں، جیسا کہ علمانے واضح کیا اور پہلے بیان کیا جا چکا ہے، اور اللہ تعالیٰ بہتر جاننے والا ہے۔" (ن اُویسی)

جواب نمبر ۲: ہمارے فاضل کا دوسرا سوال ہے کہ ناپائیدار عکوس کے ظہور میں اگر جعل انسانی دخیل ہوں تو وہ حرام ہیں اس کو نصوص سے مُدلّل (دلیل دے کر) ومبرہن فرمایئے۔ میں نے آئینہ کو (جس میں عکس کا ظہور بے جعل جاعل ہوتا ہے) حرام کب کہا ہے مجھ سے یہ سوال ہو رہا ہے کہ تو میں اس عکس کو جس کے بننے میں صنع انسانی دخیل ہو حرام کہتا ہوں اور آئینہ پر قیاس کو رد کرتا اور پائیدار وناپائیدار کا تفرقہ تصویر سازی میں نہیں مانتا جو آپ ثابت نہ فرما سکے واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہمارے فاضل گرامی کا تیسرا سوال ہے کہ ثابت کیجئے کہ جہاں جہاں نصوص میں تصاویر وتماثیل کا لفظ آیا ہے اس سے اس کا حقیقی معنی مراد نہیں کیوں نہیں بے شک حقیقی معنی مراد ہے اور وہ معنی عام جو صورت وعکس دونوں کو شامل ہے تو دونوں کا بنانا حرام ہے اور آپ کے اس اندازہ مذکور سے ادعائے حقیقت (حقیقت کے دعویدار) محض نامتصور اور اس سے عام نصوص میں دعویٰ خصوص قطعاً نامعتبر ''وَکَمَا مَرَّ فِیهَا فَامْضُوا، وَاللّٰہُ تَعَالٰی أَعْلَمُ''[60]

ہمارے فاضل گرامی کا چوتھا سوال ہے ویڈیو کیمرے کے ذریعے کسی طرح کی کوئی تصویر نہیں بنائی جاتی بلکہ شعاعوں کے واسطہ سے ٹیلی ویژن اسکرین سے صورت بنائی جاتی ہے؟

جواب: ہر طرح سے جاندار کی تصویر ناجائز ہے خواہ وہ جس طرح بنائی جائے ہمیں صنعت سے غرض نہیں گناہ گناہ ہے وہ جس طرح سے کیا جائے۔

عذر گناہ بدتراز گناہ: بعض فوٹو کے شوقین کہتے ہیں کہ فلاں بڑے عالم دین کی فوٹو فلاں فلاں جلسہ میں کھینچی گئی اور فلاں فلاں اخبار میں ان کی فوٹو بار بار دیکھی گئی وغیرہ وغیرہ۔ اگرچہ یہ عذر بدتراز گناہ کے قبیل سے ہے تاہم ہمارے دور کے بڑے عالم دین جنہیں دنیا اپنے دور کا غزالی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کہتی ہے آپ کے جلسوں میں کھینچی جانے والی فوٹو کا حال حضرت مولانا ابوداؤد صادق گوجرانوالہ (مدظلہ) سے سنیئے۔

ماہ شوال ۱۴۱۶ھ کے ''السعید'' میں مدیر اعلیٰ السعید صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت مولانا ابراہیم رضاخان بریلوی نبیرۂ اعلیٰ حضرت تشریف لا رہے تھے بریلی شریف کے کسی بھی شہزادے کی تشریف آوری پر اَباجی کی وارفتگی محبت اور عقیدت دیدنی (دیکھنے کے لائق) ہوتی تھی۔ بہرحال ملتان ریلوے اسٹیشن پر اباجی قبلہ احباب کے ساتھ ان کی پذیرائی کے لئے پہنچے اس وقت مفتی غلام مصطفی رضوی صاحب طالب علم (اب مفتی انوارالعلوم ملتان) تھے انہوں نے ایک کیمرے سے اس موقع کی تصویر اتارلی۔ جب مدرسہ واپسی ہوئی اور اباجی قبلہ کے علم میں یہ بات آئی تو اباجی نے اس بات پر نہایت غصے کا اظہار فرمایا اور بہت بُری طرح ڈانٹنا شروع کر دیا۔

واقعہ مذکورہ میں آستانہ عالیہ بریلی شریف سے حضرت غزالی زماں علیہ الرحمۃ کی وارفتگی محبت وعقیدت کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ اس تصویر سازی وفوٹوسازی کے سخت خلاف تھے اس لئے تصویر اتارنے پر آپ نے نہایت غصے کا اظہار فرمایا۔

---

60) ترجمہ: اور جیسے اس میں حکم ہوا، ویسے ہی عمل کرو، اور اللہ تعالیٰ بہتر جاننے والا ہے۔(ن اُویسی)

مولانا محمد سعید احمد مجددی گوجرانوالہ نے بھی اس کی تائید میں ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت علامہ احمد سعید صاحب کاظمی ہمارے ہاں ایک تقریب میں تشریف لائے ہوئے تھے اس موقع پر جب آپ سے گروپ فوٹو بنوانے کے لئے عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ نہ ممکن ہے ہر گز ایسا نہیں ہو سکتا۔

عرض کیا گیا کہ جب دورانِ جلسہ آپ کی تصویر اتار لی گئی ہے تو اب کیا حرج ہے فرمایا بے توجہی میں خلافِ مرضی ایسا ہو گیا اب گروپ فوٹو میں چونکہ رضامندی شامل ہو گی اس لئے فوٹو نہیں بنواؤں گا۔

مولانا مجددی نے شیخ القرآن علامہ عبدالغفور صاحب ہزاروی علیہ الرحمۃ کے متعلق بھی بیان کیا کہ آپ لاہور میں ایک جگہ جلسہ سے خطاب کر رہے تھے کہ اچانک کسی نے تصویر اتار لی۔ اس پر ایک صاحب نے رقعہ بھیجا کہ آپ اتنے بڑے عالم ہیں اور تصویر اتروائی ہے اس پر آپ نے فرمایا کہ واقعی تصویر ناجائز اور گناہ ہے اور میں گناہ کو جائز قرار نہیں دے سکتا جس نے تصویر اتاری ہے اس نے از خود ایسا کیا ہے میری اجازت و مرضی سے یہ کام نہیں کیا۔

سبحان اللہ! حضرت علامہ کاظمی اور علامہ ہزاروی رحمۃ اللہ علیہما نے کیسا احتیاطی پہلو اختیار کیا یہ اور کس قدر وضاحت سے تصویر سازی و فوٹو بازی کا ناجائز و گناہ ہونا واضح فرمایا ہے کاش وہ علماء و مشائخ بھی ایسی احتیاط تقویٰ اور حق بیانی کا مظاہرہ فرمائیں جو مساجد و محافل میں بڑی لاپروائی و بے احتیاطی کے ساتھ تصویر سازی و فوٹو بازی کی قباحت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

یہ امر بھی ملحوظ خاطر رہے کہ امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تصویر سازی و فوٹو بازی کی حرمت و مذمت میں متفرق فتاویٰ مبارکہ کے علاوہ دو مستقل کتابیں تصنیف فرمائی ہیں "عطایا القدیر فی احکام التصویر" اور "شفاء لواله فی صوار الحبیب ولغاله" جب کہ غزالی زمان کا فتاویٰ اعلیٰ حضرت کے متعلق ارشاد ہے کہ اعلیٰ حضرت کے فتویٰ پر تنقید ہم سے برداشت نہ ہوئی یہ مدرسہ "انوار العلوم" اعلیٰ حضرت کے نظریاتِ حقہ کا علمبردار ہے ہم کیا ہیں؟ جو کچھ ہیں اعلیٰ حضرت ہیں سب کچھ انہی کا صدقہ ہے ہم انہیں کے ریزہ خوار ہیں ہم انہی کے نام لیوا ہیں جو شخص اعلیٰ حضرت کے نظریات و تحقیقاتِ شریفہ سے متفق نہیں ہم اسے برداشت نہیں کر سکتے ہمارے مسلک میں ایسے شخص کی کوئی گنجائش نہیں ہم سب اہل سنت اعلیٰ حضرت ہی کی عظمت فکر کے مدح خواں ہیں اور جو علماءِ اہل سنت میدانِ تحقیقات میں جولانیاں دکھاتے یا فضائے تحقیق میں پرواز کرتے ہیں یہ اعلیٰ حضرت ہی کے فیوضات ہیں جن سے کوئی سنی عالم بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ (کتاب الشاہ احمد رضا بریلوی از مفتی غلام سرور قادری سعیدی)

اپنا عظیم مقام رکھنے کے باوجود غزالی زماں علیہ الرحمۃ کی آستانۂ عالیہ بریلی شریف و تاجدارِ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سے آپ کی عقیدت و محبت اور فتاویٰ رضویہ کی آپ کے نزدیک جو اہمیت اور قدر و قیمت ہے آپ کے مذکورہ ارشادات سے بخوبی اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے جن میں سے اعلیٰ حضرت کا حرمت تصویر کے متعلق فتویٰ بھی بہت اہمیت رکھتا ہے اور دورِ حاضرہ میں اس فتویٰ مبارکہ پر عمل اور اس کی تبلیغ کی بہت ضرورت ہے کیونکہ اس وقت فوٹو بازی ایک فتنہ عظیم اور بے حیائی و فحاشی کے فروغ کا بہت خطرناک ذریعہ بن چکی ہے جب کہ اسلام و پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے ہی اس فتنہ کا دروازہ بند کر دیا تھا۔ یاد رہے کہ حضرت علامہ کاظمی و علامہ ہزاروی رحمۃ اللہ علیہم کی طرف امیر ملت سید جماعت علی شاہ صاحب، مفتی پاکستان

علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب، مفسر قرآن مفتی احمد یار خان صاحب اور محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب جیسے تمام اکابر علماءِ اہل سنت اسی فتویٰ کے قائل وعامل رہے کہ تصویر سازی وفوٹو بازی حرام وگناہ ہے اور بحکم حدیث "**البرکة مع اکابر**" اتباع اکابر ہی باعث برکت ہے۔

(ماہنامہ السعید مئی ۴۲،۴۱،۱۹۹۶ء)

اپیل اُویسی غفرلہ: پاکستان میں تین بزرگوں حضرت علامہ سید ابوالبرکات صاحب، حضرت محدثِ اعظم علامہ محمد سردار احمد صاحب، حضرت غزالی زماں سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے تلامذہ بکثرت ہیں اور مذکورہ بالا تینوں حضرات فوٹو وغیرہ کے سخت مخالف تھے۔ اب ان کے تلامذہ علماء ومشائخ حضرات سے اپیل ہے کہ دورِ حاضرہ میں اس مسئلہ میں بڑے سخت جہاد کی ضرورت ہے آپ حضرات کشتی اسلام کے اپنے دور کے کشتی بان ہیں اگر آپ حضرات عملی طور پر اور سختی سے خود اور اپنے حلقہ اثر میں اس موذی مرض کا قلع قمع کرنا چاہیں تو نہ صرف ممکن بلکہ حقیقت ہے۔ اگر آپ خود بھی اس مرض کا شکار ہوگئے تو پھر کشتی اسلام کا خدا حافظ۔

نوٹ: جو حضرات فقیر کے ساتھ اُس جہاد میں شریک ہیں تو اطلاع بخشیں تاکہ مدینہ طیبہ میں گنبدِ خضراء پر حاضری کے وقت بارگاہِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کا اسم گرامی پیش کرسکوں۔

عجیب انکشاف: فوٹو کے مجوزین چند ایک ہیں جنہیں علمی، مذہبی حیثیت کچھ بھی حاصل نہیں شہرت پسندی کے سوا اور کوئی خدمت اسلام مدنظر نہیں اور یہ جواز بھی نئی روشنی کے کرشمے ہیں کہ اس نے علم دین کے دعویداروں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ فضلائے دیوبند جنہیں اپنے اکابر سے عقیدت کے ان کے اکثر عدم جواز کے موقف پر عمل پیرا ہیں۔ بریلوی اہل سنت چند ایک ایسے ہیں جو مودودی کے طرزِ عمل کو ترجیح دے کر اپنے اکابر کے موقف سے بھٹک رہے ہیں نہ صرف فوٹو بلکہ بہت سے مسائل میں مودودی کی چال چل پڑے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ ہدایت دے)

بدعت سَیِّئَہ: فوٹو کھچوانے کا عشق بدعت سیۂ کی طرف کھینچ رہا ہے اس لئے کہ بدعت سیۂ یہی ہے کہ حدیث صحیح کے بالمقابل کوئی شے کھڑی کی جائے فوٹو بازی ان احادیث صحیحہ سے مقابلہ ہے جنہیں فقیر اس رسالہ کے اول میں مفصل لکھ آیا ہے۔

بدعت کا آغاز: آپ پڑھ کر حیران ہوں گے کہ اس رواں صدی میں فوٹو بازی کا عشق سب سے پہلے دیوبندیوں کے سر چڑھا لیکن پھر بھی وہ ان مجوزین سے اچھے تھے کہ وہ فوٹو کھچواتے تو گناہ سمجھ کر اس کے باوجود پھر بار بار توبہ اعلان بھی کرتے لیکن عشق وہ نشہ نہیں کہ آسانی سے اترے توبہ ٹوٹتی بھی رہی اور فوٹو بازی کا ارتکاب بھی ہوتا رہا اس کی تفصیل حضرت سید نور محمد قادری صاحب سے سنیئے:

دارالمصنفین اعظم گڑھ نے مورخ، ادیب اور نقاد تو بہت پیدا کئے ہیں لیکن کوئی ایسی صاحب ایمان وایقان ہستی پیدا نہیں کی جس کے قول وفعل میں ہم آہنگی ہو مثلاً استاذالکل مولانا سید سلیمان ندوی صاحب کی تصویر عمر بھر غیر شرعی بھی کہتے رہے اور تصویریں کھنچواتے بھی رہے۔

مولانا سعید انصاری سابق رفیق دارالمصنفین اعظم گڑھ تحریر کہتے ہیں میں تصویر شمسی (فوٹو گرافی) کو جائز سمجھتا ہوں علمائے مصر میں سید جمال الدین افغانی، مفتی محمد عبدہٗ اور علامہ رشید رضا تصویر کھنچواتے تھے یہ لوگ علمائے ہند سے زیادہ زہد وتقدس میں اگر زیادہ نہ تھے تو کم بھی نہ تھے اس لئے اُن کا عمل

حجت ہے۔ اصل یہ ہے کہ اس طرح کے مسائل میں اظہار کی جرأت ہونی چاہیے جو بڑے آدمیوں میں ہوتی ہے چھوٹوں میں نہیں یہی وجہ ہے کہ علمائے مصر نے اپنے خیال سے رجوع نہیں کیا لیکن ہندی علماء نے تاویلات کے دروازے کھولے۔ چنانچہ ابوالکلام آزاد نے تذکرہ کے دِیباچہ (دیوان کے شروع میں مصنف کا خود تحریر کردہ اشعار کا وہ مجموعہ جو حمد، نعت، مدح یا سببِ تالیف وغیرہ پر مشتمل ہو) میں تحریر فرمایا کہ تصویر کھنچوانے میں اُن کے ارادے کو دخل نہ تھا اور اُس کے بعد بھی ہزاروں تصویریں کھنچوائیں۔ مولانا سید سلیمان ندوی نے توبہ نامہ شائع کیا لیکن سینکڑوں تصویریں جلسوں میں کھنچواتے ہیں اور اُس وقت توبہ بھول جاتے ہیں۔ مولوی حسین احمد اور مولوی شبیر احمد عثمانی نے تصویر کو حرام کہا لیکن عمل اس کے خلاف رہا میں اس دو عملی کے سمجھنے سے بالکل قاصر ہوں مجھے ہندی علماء میں مولانا شبلی اور حمید الدین فراہی کا طرزِ عمل اچھا معلوم ہوتا ہے ان لوگوں نے تصویریں کھنچوائیں لیکن تاویلیں نہیں کیں۔

(موجِ صباء، تصنیف مولانا سعید انصاری لاہور صفحہ ۲۶۰، ۲۶۱، ۱۹۵۰ء)

دوغلہ پالیسی: اس کے بعد حضرت علامہ سید نور محمد صاحب قادری نے ان مولویوں کی چند دوغلہ پالیسیاں بطورِ نمونہ پیش کیں اگرچہ وہ ہمارے اس موضوع سے متعلق نہیں ہیں لیکن فقیر انہیں یہاں اس لئے درج کر رہا ہے تاکہ فوٹو کھچوانے والے یقین کر لیں کہ فوٹو کھچوا کر جہنم کی آگ اور دیگر وعیدات کو سامنے رکھ کر یہ بھی تصور فرمائیں کہ وہ اس عمل کے ارتکاب سے کس گروہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

مولانا سید سلیمان ندوی: "مولانا سید سلیمان ندوی نے مولانا ہاشم جان سرہندی مجددی سے بیان کیا میں چند احباب کے ساتھ سبی سے حافظ عبدالحلیم کے یہاں سے واپس ہوا تو احباب نے سرہند شریف میں فاتحہ خوانی کے لئے اصرار کیا چنانچہ ہم سب لوگ سرہند پہنچے مجھے چونکہ اولیاء اللہ سے کوئی خاص عقیدت نہ تھی اس لئے میں تو باہر مسجد کے احاطے والی دیوار پر جوتے پہنے ہوئے بے تکلفانہ پیر لٹکا کر بیٹھ گیا اور احباب اندر چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد میں کیا دیکھتا ہوں کہ درگاہ سے ایک نورانی صورت سفید ریش بزرگ میری طرف چلے آرہے ہیں، مجھ پر ہیبت طاری ہوگئی کیونکہ وہاں اُس وقت کوئی نہ تھا۔ وہ بزرگ میرے سامنے آکر ٹھہر گئے اور فرمایا "مکوباتِ ما خوانده؟" میں نے جواب دیا "خوانده ام" پھر فرمایا "فہمیده" میں نے عرض کیا "خوانده ام اتا اند کے فہمیده ام" اس سوال وجواب کے بعد مجھ پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ میں ہوش میں نہ رہا اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا، جب احباب فاتحہ خوانی کے بعد واپس آئے تو مجھ کو اس حالت میں دیکھا بے ہوش پڑا ہوں، منہ سے جھاگ نکل رہے ہیں، انہوں نے پانی چھڑکا، تھوڑی دیر بعد میں ہوش میں آیا اور سارا ماجرا سنایا۔"[61] (مواعظ مظہری تالیف پروفیسر محمد مسعود کراچی صفحہ ۸۰، ۱۹۷۰ء)

---

61)(مواعظِ مظہری از شاہ محمد مظہر اللہ، ایڈیٹر پروفیسر محمد مسعود کراچی، ص 80، مدینہ پبلیشنگ کمپنی، کراچی، 1970ء)

مولانا ہاشم جان سرہندی کے علاوہ مولانا ندوی نے یہ واقعہ پیر محمد اسحاق نقشبندی مجددی سرہندی کو بھی سنایا اور واقعہ سنانے کے بعد کہا "میں سچ کہہ رہا ہوں کہ مجھے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے مسلمان بنایا ہے اس سے پہلے میں مسلمان نہ تھا۔"[62]

(مواعظ مظہری تالیف پروفیسر محمد مسعود کراچی صفحہ ۸۰،۱۹۷۰ء)

حضرت مجدد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں سید سلیمان صاحب کے مندرجہ بالا خیالات اصلی و حقیقی نہیں ہیں محض سادل لوح مجددی بزرگوں کے دل بہلانے کے لئے انہوں نے یہ حسین افسانہ تراش لیا تھا حضرت مجدد کے بارے میں اُن کے حقیقی جذبات و خیالات تو وہ ہیں جو وہ خاص خاص احباب اور عقیدت مندوں کی مقدس مجلسوں میں اپنی زبانِ مبارک سے بیان کرتے۔ ایسی ہی ایک بابرکت مجلس کی ایک ہلکی سی جھلک ملاحظہ ہو۔

سید صاحب کے خلیفہ اعظم جناب غلام محمد صاحب بی اے عثمانیہ اپنے ایک مضمون سیرت سلیمانی کا عرفانی پہلو میں تحریر کرتے ہیں ایک محفل میں حضرت شیخ اکبر اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا ذکر آیا تو حضرت سیدی نے کیسی گرہ کی بات بتائی ارشاد فرمایا شیخ محی الدین ابن عربی نے توحید کی تعلیم پر زور دیا اور اس کو فلسفیانہ انداز میں پیش کیا اُن کی اصطلاحات ذریعے جو ضلالت پیدا ہوئی وہ توحید کی راہ سے آئی اور لوگ **"انا الحق"** کے مدعی بن گئے اور حضرت مجدد الف ثانی نے اتباعِ سنت پر زور دیا مگر ساتھ ہی نبوت کی فلسفیانہ توضیح پیش فرمائی اس کے ذریعے جو ضلالت پیش آئی وہ نبوت کی راہ سے تھی اور **"انا النبی"** و **"انا مہدی"** کہنے والے پیدا ہوئے۔ (معارف، اعظم گڑھ، سلیمان نمبر، مئی ۱۹۵۵ء صفحہ ۳۰۱)

لیجئے سید سلیمان صاحب کی نوازش سے یہ مسئلہ تو حل ہو گیا کہ مرزا غلام احمد نے حضرت مجدد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات سے متاثر ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا سید صاحب نے صرف اسی پر بس نہیں کیا بلکہ تصوف دشمنی میں علامہ شبلی نعمانی کی طرف ایک ایسا بیان بھی منسوب کر دیا جسے پڑھ کر روح کانپ اُٹھتی ہے ملاحظہ ہو:

ایک بار ایک صوفی اُن (شبلی نعمانی) سے ملنے آئے تو سلسلۂ کلام میں مولانا نے فرمایا کہ اجمیر وغیرہ کے بت کدوں کو جلا دینا چاہیے۔[63] (حیاتِ شبلی، تالیف سید سلیمان ندوی اعظم گڑھ صفحہ ۸۲۲ بار اول)

یہ بیان مولانا شبلی پر ایک صریح بہتان ہے وہ اولیائے کرام کے فضائل اور اُن سے محبت و عقیدت کے منکر نہیں تھے سید صاحب نے یہ بیان مولانا شبلی کی وفات کے تیس سال بعد اُن کی طرف منسوب کیا اُس زمانہ میں سید صاحب نئے نئے تھانہ "بھون" پہنچے تھے۔ اگر سید صاحب یہ الفاظ علامہ شبلی کی زندگی میں اُن سے منسوب کرتے تو وہ یقیناً سختی سے اس کی تردید کرتے یہ سید صاحب کے اپنے دل و دماغ اور جذبات کی ترجمانی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ سید صاحب کی اس تحریر کے ساتھ عصر حاضر کے ایک عظیم ترین مفکر حضرت علامہ محمد اقبال کے خطوط بنام مہاراجہ کشن پرشاد کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

۲۸ فروری کو دہلی جانے کا قصد ہے وہاں سے ممکن ہوا تو سرکارِ خواجہ میں بھی حاضر ہوں گا۔ خواجہ حسن نظامی رفیق راہ ہو گئے تو کیا عجب کہ

---

[62] (مواعظِ مظہری از شاہ محمد مظہر اللہ، ایڈیٹر پروفیسر محمد مسعود کراچی، ص82، مدینہ پبلیشنگ کمپنی، کراچی، 1970ء)

[63] (حیاتِ شبلی از سید سلیمان ندوی، ص822، مطبع معارف، اعظم گڑھ، 1943ء)

دلِ تاب جا پہنچے دیارِ پیر سنجر میں		میسر ہے جہاں درمانِ دردِ ناشکیبائی

(روح مکاتیب اقبال مرتبہ عبداللہ قریشی لاہور صفحہ ۲۲۱،۲۲۲،۱۹۷۷ء)

دیارِ پیر سنجر کی زیارت ضرور کیجئے میں بھی ایک روز تخیلات کی ہوا پر اڑتا ہوا وہاں پہنچا تھا فضائے آسمانی سے آواز آرہی تھی

فرشتوں نے کانوں سے جس کو سنا تھا		ہم آنکھوں سے وہ زیر و بم دیکھتے ہیں

سرکار کو اُس دیارِ فلک آثار میں بہت گذرے ہے امید ہے کہ اس کے مفہوم پر روشنی ڈالی جائے گی۔(ایضاً صفحہ ۱۵۹)

کچھ روز ہوئے میں نے اجمیر شریف کے پتہ پر عریضہ لکھا تھا مگر اس کے بعد اطلاع نہیں ہوئی کہ سرکار کعبہ مقصود تک پہنچے یا ابھی بمبئی میں تشریف فرما ہیں کیا خوب ہو اگر خواجہ اجمیری اس بارگاہ (حضرت داتا گنج بخش کی درگاہ کی طرف اشارہ ہے) میں حاضر ہونے کا ارشاد کریں جہاں وہ خود تشریف لائے تھے۔

(ایضاً صفحہ ۱۴۸)

حضرت خواجہ اجمیری کے بارے میں سید صاحب اور علامہ اقبال کے خیالات پڑھ کر زبان پر بے ساختہ فکر ہر کس بہ ہمت اوست جاری ہو جاتا ہے۔

سید صباح الدین عبدالرحمن سابق ایڈیٹر معارف: صباح الدین صاحب کی شخصیت دارالمصنفین اعظم گڑھ میں خاص اہمیت کی حامل تھی وہ قدیم و جدید کا حسین امتزاج تھے مشرقی اور مغربی علوم پر نظر رکھتے تھے لیکن تصوف کے سلسلہ میں اپنے استاذِ مکرم کی تقلید میں وہ بھی دورنگی کے قائل تھے۔ ۱۹۷۰ء میں لاہور تشریف لائے خیال کیا کہ حضرت داتا گنج بخش کے مزارِ اقدس پر بھی حاضری ہو جائے تو اچھا ہے چنانچہ مزار پر حاضر ہوئے اور اس حاضری کو اپنے سفر نامہ پاکستان میں دو مہینے کی تیسری قسط میں اس طرح بیان کرتے ہیں مجھ کو واپسی کی عجلت تھی پھر بھی یہ طے کیا کہ حضرت شیخ علی ہجویری کے مزارِ اقدس پر حاضری دیئے بغیر رخت سفر باندھنا مناسب نہیں۔ ایک روز زیارت کے لئے وہاں حاضر ہوا میری ناچیز تصنیف بزم صوفیہ کا پہلا باب اُن ہی کے حالات سے شروع ہوتا ہے اُن کی مشہور کتاب کشف المحجوب سے بہت زیادہ متاثر ہوں میرا خیال ہے کہ اس برصغیر میں تصوف پر اس سے بہتر کتاب ابھی تک نہیں لکھی گئی یہ اسلامی تصوف کی انجیل ہے اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہی اصل تصوف ہے اُن کے مرقد مبارک کے پاس سڑک کے دونوں طرف پھولوں کی دوکانیں تھیں جہاں سے پھول خرید کر زائرین مزار پر چڑھاتے ہیں۔ میرا بھی جی چاہا کہ یہاں کے رواج کے مطابق پھول خرید کر خراجِ عقیدت پیش کروں لیکن پھر خیال آیا کہ حضرت شیخ علی ہجویری شریعت کے بڑے پابند تھے اس قسم کی قبر پرستی سے اُن کی روح خوش نہ ہوگی۔

صباح الدین صاحب نے حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار مبارک پر پھولوں کی چادر اس لئے نہ چڑھائی کہ وہ اسے قبر پرستی اور شرک سمجھتے تھے لیکن اُس کے برعکس صباح الدین کی واپسی اعظم گڑھ کے چند دن بعد پاکستان کی ایک علمی شخصیت دارالمصنفین اعظم گڑھ جاتی ہے اور مولانا شبلی کے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائی جاتی ہے تو صباح الدین صاحب اور اُن کے رفقاء اس شخصیت کو اس قبر پرستی اور شرک سے منع نہیں کرتے کیونکہ شبلی

کے مزار کی توقیر (عظمت) اور اس پھول کی چادر کے چڑھاوے سے دارالمصنفین کی عزت افزائی ہو رہی تھی اور وقار میں اضافہ ہو رہا تھا یہ شخصیت تھی شیخ محمد اکرام صاحب مصنف "رود کوثر و موجِ کوثر" کی ان کی دارالمصنفین میں تشریف آوری کا دلچسپ حال صباح الدین صاحب ہی کی زبانی سنیئے۔

میرے سفر نامے کی آخری قسط مطبع میں جا چکی تھی کہ اچانک جناب شیخ محمد اکرام کا تار نیپال کے دارالسلطنت کٹھمنڈو سے ملا کہ وہ ۱۷ مئی کی شام کو اعظم گڑھ پہنچ رہے ہیں یہاں مئی کا مہینہ بڑا سخت ہوتا ہے لیکن اس سخت موسم میں دارالمصنفین میں داخل ہوئی تو ایسا معلوم ہوا کہ اُن کی تحریروں سے جو گلے اور شکوے کبھی پیدا ہوئے تھے وہ سب جاتے رہے ہم لوگ نیاز مند ہو کر اُن کے خیر مقدم کے لئے جھکے ہوئے تھے۔ انہوں نے دارالمصنفین کے احاطہ کو بہت پُر فضا پایا مولانا شبلی کو (Creative Genius) کہا اُن کی قبر پر پھول چڑھائے، وہ گلہ مند ہوئے کہ ان کی قبر بہت سادہ اور کتبہ کے بغیر ہے وہ اس سے مطمئن نہ تھے وہ اس کو ایک خوبصورت مقبرہ کی شکل میں پھولوں سے لدا ہوا دیکھنا چاہتے تھے۔ (ماہنامہ معارف، اعظم گڑھ، جون ۱۹۷۰ء)

آپ نے دیکھا کہ جو بات لاہور میں شرک اور قبر پرستی تھی وہ اعظم گڑھ میں باعث عزت افزائی اور جائز ٹھہری

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ سازی کرے

اپنے اسلاف کے فتاویٰ پڑھئے۔

بریلوی فتوی: "حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی روح کی تصویر بنوانا، اعزازاً اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا اور اس پر سخت سخت وعیدیں ارشاد کیں اور ان کے دور کرنے، مٹانے کا حکم دیا۔"[64]

"یہ تمام احادیث عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلاً کسی تصویر، کسی طریقے کی تخصیص نہیں۔"[65]

(رسالہ مبارکہ شفاء الوالہ از اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

دیوبندی فتوی: "شریعت اسلامیہ میں جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً معصیت ہے خواہ کسی کی تصویر ہو خواہ مجسمہ ہو یا غیر مجسمہ۔۔۔ اور کسی مسلمان کی تصویر بنانا اور زیادہ معصیت ہے۔"[66] (البدائع العقیدہ از مفتی محمد شفیع دیوبندی)

اہلحدیث فتوی: میں تصویر کو حرام سمجھتا ہوں۔ (حافظ محمد گوندلوی امیر جمعیت اہل حدیث)

حضرت امیر کا بیان ہمارا مسلک ہے اور ہم اس پر کاربند ہیں اور فوٹو کھینچنا اور کھینچوانا حرام سمجھتے ہیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث ۶ مارچ ۱۹۷۰ء)

مودودی فتوی: فوٹو گرافی اور مُصَوَّری (ہاتھ سے تصویر بنانے) میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا اور ممانعت چونکہ جاندار اشیاء کی تصویروں کی ہے اس لئے تمام تصویریں حرام رہیں گی خواہ وہ فحش ہوں یا غیر فحش البتہ فحش تصویر میں ایک وجہ حرمت کی اور بڑھ جاتی ہے۔۔۔ لیڈروں کی تصویریں اور جلسوں اور جلوسوں کی تصویریں کسی طرح بھی جائز اور حقیقی

---

64)(شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ و نعالہ از اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص 4، مجلسِ رضا)

65)(شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ و نعالہ از اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص 13، مجلسِ رضا)

66)(امداد الفتاویٰ از اشرف علی تھانوی، ترتیبِ جدید مفتی محمد شفیع، غناء مزامیر اور لہو و لعب تصاویر کے احکام، 4/248، مکتبہ دارالعلوم کراچی، شعبان المعظم 1431ھ / جولائی 2010ء)

ضرورت کی تعریف میں نہیں آتی۔ خصوصاً لیڈروں کی تصویریں تو بندگانِ خدا کو اس خطرہ سے بہت ہی قریب پہنچا دیتی ہیں جس کی وجہ سے تصویر کو حرام قرار دیا گیا ہے۔[67] (رسائل و مسائل مودودی صفحہ ۱۹۰)

مذکورہ بالا فتاویٰ سے ظاہر ہے کہ تمام مکاتب فکر میں تصویر کھینچوانا اور کھینچنا اور اعزازاً رکھنا بالاتفاق حرام ہے اور حرام کا ارتکاب شدید گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث اور رحمت خداوندی سے محرومی کا موجب ہے مگر افسوس کہ اس کھلی ہوئی حقیقت کے باوجود اس چودھویں صدی کے سبھی مکاتب فکر کے مولوی، مفتی، پیر اور لیڈر نام نہاد سیاست اور شہرت و نمائش کے چکر میں مسجدوں، مجلسوں اور جلسوں میں اعلانیہ اس حرام کا ارتکاب کرکے نہ صرف خود معصیت میں ملوث ہوتے ہیں بلکہ عوام کے لئے بھی گمراہی و بے رہروی اور بے حیائی کا دروازہ کھولتے ہیں اور اپنے فعل سے تصویر بنانے اور بنوانے والوں کو جواز کی سند پیش کرکے دوہرے مجرم بنتے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ اسلام و نظام اسلام کی دہائی دیتے ہوئے یہ دورُخے مولوی اور لیڈر عین اس موقع پر ادب اسلام کی خلاف ورزی اور تصویر کی حرمت کا ارتکاب کرتے ہیں تو اس دو عملی و دیدہ دلیری سے اسلام کی بے وقعتی ہونے کے علاوہ دلوں سے احکام اسلام کا احترام اور حلال و حرام کا امتیاز ختم ہونے لگتا ہے اور خواہ مخواہ یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ جو لوگ اس دیدہ دلیری سے حرام کا ارتکاب کرتے ہیں اور بااثر ہونے کے باوجود اس ذاتی معاملہ میں ایک معمولی کام کی اصلاح نہیں کرسکتے وہ ملکی نظام و پوری قوم کی اصلاح کیونکر سکیں گے اگر یہ لوگ اس حرام سے بچنا چاہیں تو کیا بچ نہیں سکتے۔

آخری گزارش: فقیر نے اتنی طویل بحث اس لئے عرض کی ہے کیونکہ دورِ حاضرہ میں فوٹو کھینچنا اور کھینچوانا ایک عام مشغلہ بن گیا ہے۔ یہاں تک کہ میت سے پہلے یا بعد میت کی فوٹو کھینچنے کا عام رواج بن گیا ہے یعنی یہ گناہ کبیرہ اب رواج بن گیا ہے یہ قصور عوام کا ہے ہی لیکن اس کا سبب وہ علماء و مشائخ ہیں جو اسے گناہ سمجھنے کے باوجود فوٹو کھینچواتے ہیں حالانکہ ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ خود بھی اس گناہ سے بچیں اور عوام کو بھی منع کریں ورنہ کل قیامت میں جب اُن سے اپنے علاوہ عوام کے غلطیوں کے بارے محاسبہ ہوگا تو اُس وقت پریشانی کا سامنا کرنا پڑیگا بہتر ہے کہ آج ہی خود کو بھی اور عوام کو بھی سمجھالیں۔

وما علینا الا البلاغ

هذا آخر مارقمه

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور پاکستان

۱۵ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ، ۲ جون ۱۹۹۶ء، بروز اتوار صبح نو بجے

---

67) (رسائل و مسائل از مودودی، فوٹو کا مسئلہ، 1 / 190، اسلامی پبلی کیشنز (پرائیوٹ) لمیٹڈ، لوئر مال روڈ، لاہور)